تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار   لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تحریک خلافت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ   لاہور

ندائے خلافت

بانی : اقتدار احمد مرحوم   ۸/اپریل ۱۹۹۸ء   مدیر : حافظ عاکف سعید

عیدالاضحیٰ اور فلسفۂ قربانی

"عید الاضحیٰ بلاشبہ حج ہی کی توسیع کی حیثیت رکھتی ہے' اس لئے کہ حج اس اعتبار سے ایک طرح کی محدودیت کا حامل ہے کہ اس کے تمام مراسم و مناسک ایک متعین علاقے یعنی مکہ مکرمہ اور اس کے نواح ہی میں ادا کئے جاتے ہیں۔ اسی لئے اس کے ایک رکن یعنی اللہ کے نام پر جانوروں کی قربانی کو وسعت دے دی گئی ہے تاکہ اس میں روئے زمین پر بسنے والا ہر مسلمان شریک ہو جائے اور یہی عید الاضحیٰ کی اصل حکمت ہے —— سب جانتے ہیں کہ حج اور عید الاضحیٰ دونوں حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی شخصیت ہی کے گرد گھومتے ہیں جن کی تعظیم و تکریم روئے زمین کے بسنے والوں کی دو تہائی تعداد کرتی ہے اور ان دونوں کے مراسم و مناسک ان کی حیات طیبہ کے بعض واقعات کی یادگار ہی کی حیثیت رکھتے ہیں...

....ان میں سے جہاں تک طواف بیت اللہ کا تعلق ہے' ظاہر ہے کہ وہ تو صرف مکّہ مکرمہ ہی میں ادا کیا جا سکتا ہے۔ البتہ قربانی کو عید الاضحیٰ کی صورت میں روئے زمین کے ان تمام لوگوں کے لئے عام کر دیا گیا جو اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کی راہ اختیار کر کے گویا ابراہیم علیہ السلام ہی کی معنوی ذریت میں شامل ہو گئے ہیں' قطع نظر اس سے کہ ان کا کوئی صلبی و نسلی تعلق ان سے ہے یا نہیں۔ چنانچہ ایک روایت کی رو سے جسے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے امام احمد بن حنبل اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہما نے اپنی اپنی مسند میں نقل کیا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ "یارسول اللہ! ان قربانیوں کی نوعیت کیا ہے؟" تو جواباً آپؐ نے ارشاد فرمایا "یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے!" —— گویا بھیڑوں' بکریوں' گایوں اور اونٹوں کی قربانی اصلاً علامت کی حیثیت رکھتی ہے' اطاعت و فرمانبرداری اور تسلیم و انقیاد اور اس پر مداومت و استقامت کی اس روح کے لئے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پوری شخصیت میں رچی بسی ہوئی تھی اور ان کی پوری زندگی میں جاری و ساری تھی"۔

(اقتباس از : "عید الاضحیٰ اور فلسفۂ قربانی" : ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

امیر تنظیم اسلامی کے گھٹنوں کا آپریشن۔ تازہ ترین صورتحال

گزشتہ شمارے میں قارئین کو یہ اطلاع دی گئی تھی کہ امیر تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کے گھٹنوں کا بڑا آپریشن جسے 'تبدیلیٔ گھٹنا' "Total Knee Replacement" کا نام دیا جاتا ہے' طے شدہ پروگرام کے مطابق ۲۶ مارچ کو ہوگا۔ اسی ضمن میں ڈیٹرائٹ میں امیر محترم کے معالج ڈاکٹر سراج الحق کا رفقاء تنظیم کے نام پیغام بھی شائع کیا گیا تھا جس میں انہوں نے آپریشن کی تیاری اور آپریشن سے قبل امیر محترم کی جسمانی اور نفسیاتی کیفیت کو قابلِ اطمینان قرار دیتے ہوئے رفقاء و احباب سے امیر محترم کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کی تھی —— اسی شمارے میں رفقاء و احباب کے نام امیر تنظیم اسلامی کا مفصل خط بھی شائع کیا گیا تھا جو انہوں نے آپریشن سے دو روز قبل سپردِ قلم کر کے ہمیں فیکس کیا تھا جس میں انہوں نے امریکہ میں اپنی مصروفیات کی تفصیل بیان فرمانے کے ساتھ ساتھ "جو عمر سے ہم نے بھر پایا سب سامنے لائے دیتے ہیں" کے مصداق اپنا گزشتہ پانچ چھ سال کا "حسابِ کم و بیش" رفقاء و احباب کے سامنے رکھ دیا تھا جو دراصل ان کی تالیف "حسابِ کم و بیش" کے ضمیمے کی حیثیت رکھتا ہے جو ستمبر ۹۲ء میں شائع ہوئی تھی —— اس تناظر میں ہمیں بخوبی اندازہ ہے کہ رفقاء و احباب آپریشن کے بعد کی صورتحال جاننے کے لئے بے چین ہوں گے۔ امیر محترم کی خیریت کو جاننے کے خواہاں احباب میں سے بہت سے حضرات ٹیلی فون اور Fax کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ رکھے ہوئے ہیں تاہم ایک بہت بڑی تعداد ان احباب کی بھی ہے جنہیں یہ سہولتیں حاصل نہیں ہیں' لہٰذا ان احباب کو امیر محترم کے آپریشن اور اس کے بعد کی صورتحال سے مطلع رکھنے کی خاطر سطورِ ذیل میں اس معاملے کی تفصیل قارئین کی نذر کی جا رہی ہے۔

بحمد اللہ' آپریشن طے شدہ وقت کے مطابق ۲۶ مارچ کو امریکہ کے شہر ڈیٹرائٹ میں پاکستانی وقت کے مطابق ساڑھے نو بجے شب ہوا۔ چونکہ بیک وقت دونوں گھٹنوں کا آپریشن تھا لہٰذا اس آپریشن میں معمول سے زیادہ وقت لگا۔ قریباً پانچ گھنٹے امیر محترم نے آپریشن تھیٹر میں گزارے۔ پہلے خیال یہ تھا کہ مکمل بے ہوش کرنے کی بجائے جسم کے متعلقہ حصہ کو سن کرنے سے کام بن جائے گا' لیکن یہ خیال درست ثابت نہ ہوا اور مکمل بے ہوش کرنا ضروری ٹھہرا۔ اتنی طویل بے ہوشی بہت سے خدشات اپنے اندر رکھتی تھی' لیکن اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ یہ مرحلہ بخیر و عافیت طے ہو گیا۔ آپریشن کے بعد تین چار روز اگرچہ سخت تکلیف میں گزرے اور پیٹ میں ابھارے کی شکایت بھی خاصی شدت سے رہی' تاہم بحمد اللہ کوئی بڑی پیچیدگی پیدا نہیں ہوئی۔

گزشتہ تین چار روز سے تکلیف کی شدت میں کمی تھی۔ تاہم ابھی بھی ٹانگوں کو جنبش دینا یا کروٹ بدلنا نہایت تکلیف کا باعث بنتا ہے۔ ظاہر بات ہے کہ دونوں گھٹنوں کی بیک وقت اتنی گہری سرجری کے بعد کہ جس کو "گھٹنوں کی مکمل تبدیلی" سے تعبیر کیا جاتا ہے' گھٹنوں کے اندرونی زخموں کی جو کیفیت ہو گی اس میں فی الوقت ٹانگ کو جنبش دینا بھی قیامت سے کم نہ ہو گا۔ قارئین سے التماس ہے کہ وہ امیر محترم کی مکمل اور جلد از جلد شفایابی کے لئے ضرور دعا کریں۔ ابھی دو روز قبل ڈیٹرائٹ سے ڈاکٹر سراج الحق کا بذریعہ ای میل جو پیغام موصول ہوا ہے اسے ذیل میں ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے:

"محترم ڈاکٹر صاحب آپریشن کے بعد صحت یابی کے مرحلے میں ہیں۔ سرجری کے بعد پیش آنے والے معمول کے مسائل کے علاوہ کوئی بڑی پیچیدگی نہیں ہوئی ہے۔ آج محترم ڈاکٹر صاحب بستر سے اتر کر آٹھ دس قدم چلے تھے۔ فزیو تھراپی شروع کرنے کے سلسلے میں (تکلیف کی شدت کے باعث) وہ زیادہ رضامند نہیں ہیں' لیکن یہ بہت ضروری ہے تاکہ وہ جلد از جلد صحت یاب ہو سکیں اور سرجری کی پیچیدگیاں رونما نہ ہوں۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اُن کو اِس سلسلے میں تھوڑا سا Push کرنا پڑے گا۔ فی الحال میں فون کالز یا ملاقاتوں کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا"۔

محمد سراج الحق' ڈیٹرائٹ

تعارفی قیمت : 175 روپے

امیر تنظیم اسلامی

ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ

کی آواز میں

قرآن مجید کا ترجمہ بمع مختصر تشریح

پر مبنی کمپیوٹر سی ڈی CD تیار کر لی گئی ہے

☆ جس میں 108 گھنٹے دورانیہ کی آڈیو کے علاوہ قرآن مجید کا متن شامل ہے۔

☆ یہ CD امسال رمضان المبارک میں ہونے والے دورۂ ترجمہ قرآن پر مشتمل ہے۔

پیشکش : شعبہ سمع و بصر

مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

قرآن اکیڈمی' K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور

فون : 3-5869501 فیکس : 5834000

ای میل : anjuman@brain.net.pk

عظمت کے نشان

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وصیت

"اے عائشہ رضی اللہ عنہا وہ اونٹنی جس کا ہم دودھ پیا کرتے تھے' وہ پیالہ جس میں ہم سالن رکھتے تھے' وہ چغہ جو ہم پہنا کرتے تھے۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن سے ہم اس وقت فائدہ اٹھاتے تھے' جب مسلمانوں کے والی تھے۔ جب میں مرجاؤں' یہ چیزیں عمر رضی اللہ عنہ کو دے دینا۔ چنانچہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دی گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی رحمت ہو تم پر۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ تم نے تو اپنے بعد میں آنے والوں کو بڑی مشقت میں ڈال دیا"۔

دربارِ خلافت صدیقی رضی اللہ عنہ

"ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دربار کی سادگی کا وہی عالم تھا جو محمدؐ کی زندگی میں تھا۔ نہ خدام تھے اور نہ محافظ' نہ حکومت کی شان و شوکت ظاہر کرنے والی کوئی اور شے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ محنت کے عادی تھے وہ راتوں کو مظلوموں اور غرباء کی تلاش میں گھومتے رہتے' حکومت کے عمال اور اعلیٰ حکام کو تعینات کرنے میں کنبہ پروری یا طرف داری سے بالاتر تھے"۔

فتح بیت المقدس کیلئے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا تاریخی سفر

خلیفۂ دوم سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ الجابیہ ایک گندمی رنگ کے اونٹ پر سوار ہو کر بیت المقدس تشریف لائے۔ آپ کے سر کا وہ حصہ جس میں بال نہیں تھے' دھوپ سے چمک رہا تھا۔ آپ کے سر پر ٹوپی تھی نہ عمامہ' بلا رکاب کے دونوں پیر لٹک رہے تھے' زین کے طور پر ایک اونی قسم کی چادر تھی' وہی ان کے زین کا کام دیتی' سوار ہوتے اور جب اترتے تو وہی بستر ہوتی' ان کی گٹھری پر ایک کھال یا کپڑے کا غلاف تھا جس میں کھجور کے پتے بھرے تھے۔ جب سوار ہوتے تو یہی گٹھری تھی اور جب اترتے تو اسی کو تکیہ کے طور پر استعمال کرتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جسم پر ایک موٹے سوتی کپڑے (کرباس) کا کرتہ تھا جس پر جگہ جگہ سے نشان پڑ گئے تھے اور جابجا پھٹا ہوا تھا۔

آپ نے فرمایا "اس قوم (عیسائی) کے سردار کو بلاؤ۔ جو لوگ خدمت میں حاضر تھے انہوں نے اس کو بلا بھیجا۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا کرتا دھو ڈالو' اور جہاں سے چاک ہو گیا ہے اس کو سی دو اور (سردست) اپنا کوئی کرتہ یا عباء عاریتہ دے دو۔ لوگوں نے فوراً ایک "کتان" کا بنا ہوا کرتہ پیش کیا فرمایا یہ کس طرح کا کپڑا ہے؟ عرض کیا یہ "کتان" ہے فرمایا کتان کیا ہوتا ہے؟ لوگوں نے بتایا آپ نے اپنا کرتہ اتارا جس کو دھو کر اور مرمت کر کے لائے تو ان کا (کتان کا) کرتہ اتارا اور اپنا کرتہ پہن لیا۔ عیسائی سردار نے عرض کیا آپ عرب کے بادشاہ ہیں اس ملک میں یہ اونٹ کی سواری معیوب ہے لہٰذا اگر آپ اس کرتے کے بجائے اچھا لباس (کتان کی عباء) پہن لیتے اور خچر پر سوار ہوتے تو رومیوں کی نظر میں اس کی اہمیت ہوتی۔ فرمایا ہم وہ لوگ ہیں جن کو عزت اسلام سے ملی ہے ہم اللہ کی رضا چھوڑ کر کوئی دوسری چیز اختیار نہیں کرسکتے۔ پھر جب خچر لایا گیا تو آپ نے اس پر اپنی صدری ڈال دی اس پر کوئی کاٹھی نہیں تھی اور نہ رکاب تھے آپ اس پر سوار ہوئے تو فرمایا اس کو روکو روکو۔ میں نے لوگوں کو اس سے پہلے نہیں دیکھا کہ شیطان پر سواری کریں پھر آپ کا اونٹ لایا گیا اور آپ رضی اللہ عنہ اس پر سوار ہوئے"۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا سفر شام

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دوسرا سفر شام کی طرف ۱۸ھ میں ہوا تھا۔ اس کی تفصیل طبری کی روایت میں یوں مذکور ہے: "حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا قائم مقام بنا کر سفر پر روانہ ہوئے آپ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت تھی۔ سواریوں کو تیز گام کیا گیا' ایلہ (بحر احمر کا ساحل) کا راستہ پکڑا یہاں تک کہ شام قریب آیا تو عام راستہ سے کٹ گئے۔ آپ کا غلام پیچھے چل رہا تھا' سواری سے اتر کر استنجا کیا' پھر واپس آکر غلام کے اونٹ پر سوار ہو گئے اور آپ کے اونٹ پر روئیں والی کھال کا بستر الٹا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری اپنے غلام کو دے دی جب پہلے سامنے آنے والے لوگوں نے دیکھا تو پوچھا امیرالمومنین کہاں ہیں؟ فرمایا تمہارے سامنے (یعنی اپنی ذات کی طرف اشارہ کیا) مگر وہ لوگ سمجھے نہیں اور آگے چلے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان لوگوں سے نکل کر ایلہ پہنچ گئے اور اتر گئے۔ پھر استقبال کرنے والوں کو بتایا گیا کہ امیرالمومنین ایلہ پہنچ کر اپنی سواری سے اتر چکے ہیں تو یہ لوگ واپس آئے"۔

عدل فاروقی رضی اللہ عنہ

ایک مرتبہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے محمد اور ایک مصری کے درمیان گھوڑ دوڑ کا مقابلہ ہوا' مصری کا گھوڑا آگے نکل گیا۔ محمد بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: رب کعبہ کی قسم میرا گھوڑا آگے نکلا ہے' مصری نے بھی قسم کھائی کہ رب کعبہ کی قسم میرا گھوڑا آگے تھا۔ محمد نے غصہ میں آکر مصری کو کوڑے لگا دیئے اور کہا: یہ لو' میں ابن الاکرمین ہوں' یعنی میں بڑوں کی اولاد ہوں (یا یوں کہئے میں رئیس زادہ ہوں) مصری نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں فریاد کی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنر (سیدنا) عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر ان کو اور ان کے بیٹے کو بلایا' جب یہ دونوں آئے تو مصری سے کہا کہ تمہارے سامنے یہ دُرہ رکھا ہے اس سے ان رئیس زادہ کی خبر لو اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا: **متی استعبدتم الناس وقد ولدتهم امهاتهم احرارا؟**" (تم نے لوگوں کو کب سے غلام بنایا جب کہ ان کی ماؤں نے تو ان کو آزاد پیدا کیا تھا)۔

(اقتباس: المرتضیٰ از مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی)

تجزیہ نگار کے نقطہ نظر سے ادارہ کا کامل اتفاق ضروری نہیں

پاکستان میں اتحادوں کی سیاست

مرزا ایوب بیگ' لاہور

پاکستان میں اتحادوں کی سیاست کا آغاز جگتو فرنٹ سے ہوا' یہ اتحاد پاکستان بننے کے صرف ۴ سال بعد یعنی ۵۱ء میں پاکستان کی خالق جماعت پاکستان مسلم لیگ کی حکومت کے خلاف قائم ہوا اور اس کے بعد وقت کی حکومت کے خلاف سیاسی اتحاد یا صحیح تر الفاظ میں سیاسی فرنٹ بنانے کا ایسا سلسلہ شروع ہوا جو آج تک جاری ہے۔ اس نوع کے سیاسی اتحاد گزشتہ پچاس سالوں میں کتنی تعداد میں قائم ہوئے ان سب کا شمار تو ایک کالم میں ممکن نہیں البتہ جگتو فرنٹ کے بعد یو۔ ڈی۔ ایف یعنی متحدہ جمہوری محاذ' پی۔ این۔ اے یعنی پاکستان قومی اتحاد' ایم۔ آر۔ ڈی یعنی تحریک بحالی جمہوریت اور آئی جے آئی یعنی اسلامی جمہوری اتحاد بڑے بڑے اور قابل ذکر اتحاد ہیں۔ یہ اتحاد مختلف اوقات میں مختلف حکومتوں کے خلاف مختلف جماعتوں نے قائم کئے لیکن ان سب کا مقصد ہمیشہ ایک ہوتا یعنی حکومت وقت کو گرانا۔ بعض اوقات تو اتحاد کی جماعتوں کی طرف سے واضح اعلان ہوتا تھا کہ ان کا اتحاد یا مفاہمت ایک نکاتی ایجنڈا پر ہے۔

جگتو فرنٹ بنیادی طور پر لسانی بنیادوں پر قائم ہوا اور اس نے مختصر عرصہ میں پاکستان کی خالق جماعت پاکستان مسلم لیگ کا مشرقی پاکستان سے صفایا کر دیا۔ یو ڈی ایف یعنی متحدہ جمہوری محاذ ایوب خان کی فوجی حکومت کے خلاف قائم ہوا' اس محاذ نے ملک بھر میں فوجی آمریت کے خلاف اور بحالی جمہوریت کے لئے تحریک چلائی۔ اِس محاذ میں ایسی جماعتیں شامل تھیں جن کے نظریات میں بعد المشرقین تھا لیکن وہ ایک نکتہ پر متفق تھیں کہ ایوب خان کی حکومت کو ختم کیا جائے۔ محاذ نے ایوب خان کے بنیادی جمہوریت کے نظریہ کو عوام کے بنیادی سیاسی حقوق کے خلاف اور صدارتی نظام کو پاکستان کے لئے زہر قاتل قرار دیا۔ عوامی تحریک کا زور دیکھتے ہوئے ایوب خان حکومت مخالف محاذ کا ایک کے بعد دوسرا مطالبہ مانتے چلے گئے حتیٰ کہ انہوں نے تجویز پیش کر دی کہ وہ انتخابات کروا دیتے ہیں جس میں وہ خود حصہ نہیں لیں گے تاکہ محاذ کے تمام شک و شبہات دور ہو جائیں' لیکن محاذ کا ایک ہی مطالبہ تھا کہ وہ ابھی اور اسی وقت فوراً مستعفی ہو جائیں۔ یہ تحریک جس انداز میں چلی اور عوام کو جو نعرے دیئے گئے ان سے یہ تاثر قائم ہوتا تھا کہ ساری برائیوں کی جڑ اور عوامی مصائب کا اصل منبع اور سرچشمہ ایوب خان کی ذات ہے' اگر وہ منظر سے ہٹ جائیں تو پاکستان میں دودھ اور شہد کی نہریں بہنا شروع ہو جائیں گی۔

پاکستان قومی اتحاد (P.N.A) نے ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف انتخابات میں دھاندلی کے حوالہ سے تحریک چلائی۔ تحریک چند دنوں میں دم توڑتی ہوئی نظر آئی تو دھاندلی کے الزام کو ایک طرف رکھ کر تحریک پر نظام مصطفیٰ کا لیبل لگا دیا گیا اور عوام کے مذہبی جذبات کو استعمال کرتے ہوئے ایسی بے مثل تحریک چلائی گئی کہ بھٹو کی مضبوط کرسی پر لرزہ طاری ہو گیا کیونکہ یہ تحریک 'اسلامی نظام کے نفاذ کے

تجزیہ

حوالہ سے چلائی جا رہی تھی۔ لہٰذا بھٹو نے قومی اتحاد کے مطالبے منظور کرتے ہوئے شراب اور قمار بازی پر فوری طور پر مکمل پابندی عائد کر دی اور قوم سے خطاب کرتے ہوئے وعدہ کیا کہ چھ ماہ کے اندر تمام قوانین اسلامی بنا دیئے جائیں گے لیکن قومی اتحاد بضد رہا کہ بھٹو مستعفی ہو جائے۔ اس ضد کا نتیجہ مارشل لاء کی صورت میں نکلا۔ ضیاء الحق کے دور میں ایم آر ڈی کے نام سے اپوزیشن نے اتحاد بنایا' اس اتحاد کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی لیکن تحریک صرف اندرون سندھ چل سکی۔ پنجاب میں عوامی حمایت حاصل ہونے کے باوجود لوگوں کو سڑکوں پر نہ لایا جا سکا' جس کا ضیاء الحق نے بھرپور فائدہ اٹھایا اور وہ سندھ میں تشدد سے تحریک دبانے میں کامیاب ہو گئے۔ آئی جے آئی نسبتاً مختلف اتحاد تھا' یہ ایک انتخابی اتحاد تھا جس کا مقصد کسی خاص شخصیت کو تخت سے گرانا نہیں بلکہ یہ اتحاد مشترکہ دشمن کو تخت نشین ہونے سے روکنے کے لئے وجود میں آیا تھا۔ اس میں شدید ترین نظریاتی اختلاف رکھنے والی جماعتوں نے پاکستان پیپلز پارٹی کا راستہ روکنے کے لئے آپس میں اتحاد کیا۔

بدقسمتی سے تمام اتحاد صرف اور صرف منفی بنیادوں پر قائم ہوئے گویا آج تک پاکستان میں کوئی سیاسی اتحاد مثبت بنیادوں پر قائم ہی نہیں ہوا۔ مثلاً پاکستان کے ہر سیاست دان نے کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ قرار دیا لیکن کبھی کوئی ایسا اتحاد وجود میں نہیں آیا جس نے حصول کشمیر کو بنیاد بنایا ہو' جس کا ایجنڈا یہ ہو کہ وہ حکومت پاکستان پر عوامی دباؤ بڑھائیں گے تاکہ کشمیر کی اخلاقی اور سفارتی مدد سے آگے بڑھ کر اس کی آزادی کے لئے کوشش کی جائے اور اسے حکومت کو گرانے کا بہانہ نہ بنایا جائے بلکہ اس معاملے میں حکومت سے تعاون کیا جائے۔ پاکستان میں خواندگی کی شرح خطرناک حد تک کم ہے' اس شرح خواندگی میں قابل ذکر اضافہ نہ ہوا تو پاکستان کا مستقبل انتہائی تاریک ہے۔ لیکن پاکستان پر حکومت کرنے کے خواہش مندوں نے کبھی کوئی ایسی تنظیم یا ادارہ قائم نہیں کیا جو اس معاملے میں عوامی بیداری کی مہم چلائے اور حکومت پر دباؤ بڑھائے کہ وہ اپنے تمام وسائل اس بنیادی کام کی انجام دہی کے لئے بروئے کار لائے۔ کبھی کسی اپوزیشن جماعت نے کسی حکومت کے خلاف ناخواندگی کو ایشو نہیں بنایا۔ جس عوام کے غم میں ہمارے سیاست دان گھلے جاتے ہیں وہ ایک طویل عرصے سے مہنگائی کے ہاتھوں زندہ درگور ہیں۔ سیاست دانوں نے کبھی مل بیٹھ کر ایسی تجاویز مرتب نہیں کیں جن سے عوام کو معاشی ریلیف مل سکے' نہ کبھی حکومت پر اس کے لئے دباؤ ڈالا' نہ عوام کی تربیت کرنے کی کوشش کی کہ وہ مہنگائی کا مقابلہ کس طرح کریں حالانکہ محلہ جاتی سطح پر کمیٹیاں قائم کر کے سیاست دان مہنگائی کو کم کرنے میں بڑی مدد دے سکتے تھے۔

بزرگ سیاست دان نوابزادہ نصراللہ خان بابائے اتحاد کہلاتے ہیں' اس لئے کہ مختلف حکومتیں گرانے کے لئے جتنے اتحاد وجود میں آئے ہیں ان سب کا وہ نہ صرف حصہ تھے بلکہ روح رواں رہے۔ حال ہی میں پاکستان عوامی اتحاد کے نام سے وجود میں آنے والے اتحاد کے قیام میں انہوں نے مرکزی رول ادا کیا اب وہ اس اتحاد کے سرپرست ہیں۔ اس اتحاد میں قابل ذکر جماعتیں صرف دو ہیں' ایک

ڈاکٹر علامہ طاہر القادری کی پاکستان عوامی تحریک جو ملک میں مصطفوی انقلاب برپا کرنا چاہتی ہے اور دوسری پاکستان پیپلز پارٹی جو ایک سیکولر جماعت ہے اور ایک خاتون اس کی چیئرپرسن ہیں۔ یعنی ایک بار پھر اتفاق و اتحاد' صرف اس امر پر ہے کہ فلاں کی ٹانگ گھسیٹنی ہے اور اس کی حکومت کو ختم کرنا ہے یعنی ہم تاریخ سے سبق سیکھنے سے صاف انکاری ہیں۔ ہم ماضی میں اس منفی سیاست کی وجہ سے ملک کو پہنچنے والے نقصان سے قطعی طور پر پشیمان نہیں ہیں اور اس کی تلافی کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔

حیرت کی بات ہے کہ مصطفوی انقلاب کے قائد ڈاکٹر علامہ طاہر القادری ایک ایسی خاتون سے اتحاد کر رہے ہیں جو شرعی سزاؤں کو کھلم کھلا وحشیانہ سزائیں قرار دے چکی ہیں۔ یہ بات انتہائی ناقابل فہم ہے کہ عاشق رسولؐ ہونے کے دعویدار نے ایک ایسی خاتون سے مل بیٹھنا کیوں گوارا کر لیا جو داڑھی جیسی سنت موکدہ کا سرعام تمسخر اڑا چکی ہوں۔ یہی طرز عمل ماضی میں جماعت اسلامی نے اپنایا تھا۔ وہ اسلامی نظام کے قیام کو اپنا ہدف اور نصب العین قرار دیتی تھی لیکن کبھی وہ نظریہ ضرورت کے تحت سیکولر اور رنگین مزاج حسین شہید سہروردی سے اتحاد کرتی تھی اور کبھی ولی خان کے ہاتھوں میں ہاتھ دے دیتی تھی۔ اس گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ ہمارے سیاسی رہنماؤں کی سوچ اور ان کا طرز عمل اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ وہ صرف اور صرف اقتدار کے پجاری ہیں اور اقتدار کے حصول کے لئے وہ کسی اصول یا نظریہ کو کوئی اہمیت دینے کے لئے تیار نہیں۔ علاوہ ازیں وہ قوت برداشت سے بالکل محروم ہیں' جب وہ دیکھتے ہیں کہ اقتدار حاصل کرنے کا ان کا اپنا کوئی چانس نہیں تو وہ فوج کو ماورائے آئین قدم اٹھانے کی ترغیب دینا شروع کر دیتے ہیں۔

آخر میں ہم پاکستان عوامی اتحاد اور حکومت دونوں کو دعوت فکر دیتے ہیں۔ پاکستان عوامی اتحاد سنجیدگی سے غور کرے کہ اگر وہ ملک میں کوئی ہنگامہ کھڑا کرنے میں کامیاب ہو گیا تو اس صورت میں کہ صدر کے پاس اب اسمبلی توڑنے کا اختیار نہیں رہا' ہنگاموں اور توڑ پھوڑ سے بھرپور عوامی تحریک چلانے کا نتیجہ کیا نکل سکتا ہے؟۔ حکومت بھی غور کرے کہ اگر وہ دہشت گردی اور گرانی کو ختم کرنے میں ناکام ہو گئی' اگر وہ امن و امان قائم نہ کر سکی' اگر وہ معیشت کو سہارا دینے کے لئے انقلابی اقدام نہ کر سکی۔ اگر وہ صرف خوشنما بیان جاری کرتی رہی اور عملاً عام آدمی کی فلاح و بہبود کے لئے کچھ نہ کر سکی' اگر وہ تیزی سے گزرنے والا قیمتی وقت اپنے حلیفوں کو منانے' ان کی منت سماجت کرنے میں ضائع کرتی رہی تو عوامی رد عمل سے بچ نہیں سکتی۔ حکومت یہ جان لے کہ پاکستان عوامی اتحاد کا مقابلہ اس کے جلسوں اور ریلیوں میں رکاوٹ کھڑی کرنے سے یا ٹیلی ویژن پر چند زر خرید صحافیوں کا مذاکرہ کرانے سے نہیں ہو گا بلکہ صرف اور صرف عوامی مسائل کو حل کرنے سے ہی کیا جا سکے گا۔ حکومت نیک نیتی' خلوص اور محنت سے اللہ کی مخلوق کی خدمت کرے' کوئی عوامی اتحاد اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ بصورت دیگر الوداع الوداع' نواز شریف الوداع کا نعرہ حقیقت کا روپ بھی دھار سکتا ہے!

خبرنامہ افغانستان

لوگ چین کی نیند سویا کریں اسلامی حکومت ان کے تحفظ کیلئے بیدار ہے

نگران کونسل کے نائب اور مشرقی زون کے سربراہ مولوی عبدالکبیر نے صوبہ ننگرہار کے صدر مقام جلال آباد میں مشرقی صوبوں ننگرہار' لغمان' اور نورستان کے علماء' قومی رہنماؤں اور جہادی کمانڈروں کی ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ پورے اطمینان سے اپنے روز مرہ کے کاموں میں مشغول رہیں۔ اسلامی امارت ان کے جان' مال اور عزت کے تحفظ اور پاسداری کے لئے ہمہ وقت تیار ہے۔ انہوں نے آخر میں واضح الفاظ میں کہا کہ مخالفین بیرونی آقاؤں کی خوشنودی اور غلامی کے لئے مزاحمت ترک کر دیں اور ملک کے استحکام اور خوشحالی کے لئے اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ مل کر کام کریں۔

باغی باہمی جنگوں کے باعث عوام میں اپنی ساکھ کھو چکے ہیں

وزارت داخلہ کے نائب اور تحریک طالبان کے اہم رہنما ملا خاکسار نے کہا ہے کہ باغیوں کے مفادات اور ترجیحات الگ الگ ہیں۔ آپس میں نظریاتی اور فوجی ہم آہنگی کی عدم موجودگی کی وجہ سے وہ اسلامی امارت کے مقابلے کی قوت سے محروم ہیں بلکہ احساس کمتری کا شکار بھی ہیں۔ ایران' روس اور ہندوستان کی کوششوں کے باوجود ان کے اندرونی اختلافات اور مسلح جنگیں اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ وہ خود متحد نہیں ہوئے' متحد کرائے گئے ہیں۔ ملا خاکسار نے کہا کہ جنگ کا اصل ہدف افغان ہیں ایران' روس اور ہندوستان کا صرف بارود' لوہا اور کاغذ صرف ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دشمنوں کے خلاف جنگ ہماری مرضی نہیں بلکہ اللہ کا واضح حکم ہے۔ افغانستان کسی مخصوص قوم' نسل اور لسان کا روادار نہیں بلکہ اللہ کی اس دھرتی میں ہر ایک کے حقوق یکساں ہیں یہ سب افغانوں کا مشترکہ گھر اور قیمتی اثاثہ ہیں۔ اس ملک کی سیاسی اور نظریاتی سرحدوں کا دفاع سب پر فرض ہے اور ان شاء اللہ ہم مرتے دم تک یہ فریضہ انجام دیتے رہیں گے۔

اقوام متحدہ سمیت تمام غیر ملکیوں کو سرکاری قانون کا پابند رہنا ہوگا

والی افغانستان جناب ملا محمد ربانی نے اسلام آباد میں ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ اقوام متحدہ ہو یا کوئی اور غیر ملکی اسے ہمارے سرکاری قانون کا احترام کرنا ہوگا۔ انہوں نے [illegible]ت یو این کے اس الزام کے جواب میں کہی کہ طالبان ہمارے عہدیداروں اور اہلکاروں کو ہراساں کرتے ہیں۔

مزار شریف کے اردگرد دوستم کے مقابلے میں حزب وحدت کی گرفت مستحکم

مزار شریف سے ساٹھ کلو میٹر دور مشرقی اہم شہر تاشقرغان میں اتوار کے دن شدید جنگ ہوتی رہی' دن بھر کی لڑائی کے بعد دوستم کی ملیشیا شہر سے پسپا ہو گئی اب تاشقرغان مکمل طور پر حزب وحدت کے خونخوار جنگجوؤں کے ہاتھوں میں ہے۔ جنگی ماہرین کہتے ہیں کہ حزب وحدت کی فوجی قوت مستحکم ہو گئی ہے اور دوستم نئے اتحادی کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ بعض خفیہ ذرائع سے پتا چلا ہے کہ دوستم اس کڑے وقت میں طالبان سے مدد لینے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔

(ضرب مومن' ۲۷ مارچ تا ۲/ اپریل)

طالبان کا افغانستان : منظر و پس منظر

علماء' دانشور حضرات اور صحافیوں کے ایک اجتماع سے طالبان حکومت کے وزیر اطلاعات ملا امیر خان متقی کا خطاب

جس میں افغانستان کی موجودہ صورتحال کی بھرپور عکاسی موجود ہے

(بشکریہ : ضرب مومن' ۱۳' مارچ ۱۹۹۸ء)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد : یہ بڑی خوشی کا مقام ہے کہ آج یہاں اہل علم اور دانشور حضرات مل بیٹھ کر امت مسلمہ کو در پیش مسائل پر بحث و تمحیص فرمارہے ہیں۔ کئی عشروں کے بعد ہم ایسے مقدس اور بے مثال اجتماع کے انعقاد کو امت مسلمہ کیلئے ایک نیک شگون قرار دے کر بجا طور پر یہ امید رکھتے ہیں کہ عالم اسلام کے مسائل اور مشکلات کے حل کرنے کے سلسلے میں اس اجتماع میں شریک فرزندان اسلام کی اراء و افکار یقیناً ایک اہم کردار ادا کریں گے اور نیتوں میں جتنا خلوص اور للہیت ہو اتنا ہی اس عظیم اجتماع کی برکات و فیوضات کی کرنیں چاردانگ عالم میں پھیلے ہوئے مصیبت زدہ اور پریشان حال مسلمانوں کیلئے منارۂ نور ثابت ہوں گی۔ یہ اور اس قسم کے دیگر اجتماعات مایوس مسلمانوں کی امیدوں کی مرجھائی ہوئی کلیوں میں ایک نئی روح پھونک سکتے ہیں۔ یہ اجتماع دراصل دین اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی ان بشارتوں کی تائید ہے کہ مستقبل قریب میں اسلام ہی راج کرے گا (ان شاء اللہ) اور وہ دن دور نہیں جب فلسطین' کشمیر' الجزائر' لبنان' فلپائن' چیچنیا اور بوسنیا میں ہمارے مظلوم مسلمان بھائی اسلامی نظام کے سائے تلے سکھ چین کی زندگی گزارنے کے قابل ہو جائیں گے۔

مقدس مقامات اور او آئی سی

آج دنیا کے مختلف حصوں میں مسلمان مسائل اور مصائب کے گرداب میں پھنسے ہوئے ہیں اور ظلم و جبر کی چکی میں پس رہے ہیں۔ عالم اسلام کے بڑے' قابل فخر' مقدس مقامات یکے بعد دیگرے نیست و نابود کئے جارہے ہیں اور آج کل تو صورت حال یہ ہے کہ ایک جانب امت مسلمہ کے علم و تمدن کے مشہور مراکز' بغداد' کوفہ اور بصرہ کی تباہی و بربادی کیلئے پر تولے جارہے ہیں تو دوسری جانب مسلمانوں کی امیدوں کی آماجگاہ (او آئی سی) جس کی سربراہی شامت اعمال سے ایرانی حکام کے ہاتھ میں ہے' خاموش بیٹھی ہے۔

اس طرح اسلام دشمن قوتیں ہر علاقے میں اسلامی نظام کے خلاف کھلے اور پوشیدہ طور پر ناجائز الزامات عائد کر رہے ہیں جس کی بہترین مثال آپ کے پڑوس میں افغانستان اور اس میں گزرے ہوئے بیس سالہ واقعات ہیں۔ علماء' دانشور حضرات اور خطے کے دیندار مسلمان بلکہ پوری امت مسلمہ نے جو جہاد اور ہجرت کے دوران اپنے افغانی بھائیوں کے ساتھ ہر قسم کی مالی' سیاسی اور جانی امداد کی' اسے افغان قوم ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھے گی اور رہتی دنیا تک یاد رکھے گی ان شاء اللہ!

مگر انتہائی افسوس کے ساتھ ہم اس تلخ حقیقت کا اظہار کرتے ہیں کہ آپ جیسے محبوب بھائیوں' پوری اسلامی دنیا اور خصوصاً افغان مسلمان قوم کی امیدوں پر کس

عالم اسلام

طرح پانی پھیر دیا گیا۔ کس نے ان کی آرزوؤں کا مذاق اڑایا اور کس طرح ان کے روشن مستقبل کو تاریک بنانے کی کوشش کی گئی۔

عالم اسلام میں اسلام دشمن طاقتوں کا کردار

محترم بھائیو! ہماری' آپ کی اور لاکھوں شہداء بلکہ تمام امت مسلمہ کی آرزو تو یہ تھی کہ افغان قوم کے عظیم اور مقدس جہاد کے نتیجے میں سرزمین شہداء افغانستان اسلام دشمن سامراجی طاقتوں کی کھلی اور پوشیدہ یلغار سے آزاد ہو جائے' اس میں ایک مضبوط اسلامی حکومت کے تحت شریعت محمدیہ مکمل طور پر نافذ ہو جائے' امن امان کا بول بالا ہو اور تباہ حال افغانستان کے لئے تگ و دو کی جائے' مگر بد قسمتی سے ہمارے یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکے۔ یہ ان اسلام دشمن عناصر کی کھلی اور پوشیدہ مداخلت سے ہوا جو اسلام سے دشمنی رکھتے ہیں اور دنیا کے کسی خطے میں اسلام کے نام پر بننے والے اسلامی نظام حکومت کو برداشت نہیں کر سکتے۔ چنانچہ اس وجہ سے کوئی آٹھ دہائیوں پہلے ترکی میں اسلامی خلافت کے نام سے اگرچہ کمزور حکومت تھی لیکن اسلام دشمن قوتوں نے اسے ختم کر دیا اور اس کی جگہ بے دین سیکولر حکومت کا قیام عمل میں لایا گیا۔ یہ لوگ قرآن مجید کے عربی حروف کو بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ یہاں تک کہ طالبات کے سروں پر دوپٹہ دیکھنا بھی انہیں گوارا نہیں۔

الجزائر میں الیکشن جو ان کے قوانین کے تحت وہاں کے مسلمانوں نے جیتے ان کا بھیانک انجام کیا گیا۔ اسی طرح مشرق وسطی میں صیہونی حکومت کو کفری طاقتوں نے ہر قسم کے جدید ہتھیاروں سے لیس کر کے خطے کے مسلمان ملکوں کے سروں پر ننگی تلوار کی طرح لٹکا دیا ہے۔

مختلف ممالک نے کمیونزم کے شر سے نجات پانے کیلئے سوویت یونین کے خلاف جہاد کے دوران افغانیوں کی امداد کی لیکن اس کے ساتھ اس منصوبے کو بھی آگے بڑھاتے رہے' لیڈروں اور کمانڈروں کے نام سے ایسے افراد کو سپورٹ کرتے رہے جو آگے چل کر ان کے کام آ سکیں اور وہی افراد آج افغانستان میں کفری طاقتوں کے مفادات کیلئے سرگرم عمل ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو جہاد کے مقاصد کو پورا ہونے نہیں دیتے اور مسلمانوں کی آرزوؤں کو عملی جامہ پہنانے کے راستے میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں جن کی حقیقت آپ لوگوں نے سوویت یونین کی تباہی کے وقت دیکھ لی اور آج بھی دیکھ رہے ہیں۔

چودہ سال جہاد کے بعد تباہی و بربادی

اسلام دشمن طاقتوں کی ناجائز مداخلت کے نتیجے میں اسلامی حکومت کے نام سے جو حکومت افغانستان میں منظر عام پر آئی تو جلد ہی انانیت پسند تنظیموں میں بیرونی اشاروں پر طاقت کی رسہ کشی شروع ہوئی اور ہر ایک نے اپنے طور پر وہ کام کئے جس سے صرف اور صرف اس کے اپنے تنظیمی مفادات بار آور ہو جائیں اور زمام کار اور طاقت صرف اسی کے ہاتھ میں رہے جس کے نتیجے میں کابل میں تباہ کن لڑائیوں کے شعلے بھڑک اٹھے اور نہ صرف کابل

کھنڈر اور ویرانے میں بدل گیا بلکہ یہاں کے ہزاروں بے گناہ شہریوں کو بھی بری طرح شہید کر دیا گیا۔ اس وحشیانہ لڑائی کے شعلے صرف کابل تک محدود نہ رہ سکے بلکہ جلد ہی پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے کر مختلف ناموں اور عنوانوں کے تحت لڑائیوں کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا۔ آخر کار وہ تباہی و بربادی ہوئی جس کا آج کے دن آپ حضرات مشاہدہ کر رہے ہیں۔ اس کردار سے بعض تنظیمی لیڈروں نے یہ بات کھل کر واضح کر دی کہ وہ لوگ یہ کہ مجاہد قوم کی امیدوں کی پروا نہ کر سکے بلکہ عظیم جہاد اور مبارک مجاہدین کو بدنام کر کے پوری مسلمان قوم کی انہوں نے توہین کی۔ ان حالات میں افغان قوم کا درد و کرب برداشت سے باہر ہوا' ملک میں کوئی قانون' عدالت' اور کوئی ایسا ادارہ نہیں تھا جہاں مظلوم کی فریاد رسی کی جائے۔ مظلوم عوام کی جان' مال اور عزت کے ساتھ کھیلا جا رہا تھا۔ قومی املاک اور عام اداروں کو تباہ کر کے وہاں کے بیش بہا آلات و اسباب کو کباڑ کی شکل میں بیچا جا رہا تھا' یہاں تک کہ باربردار اور ٹرانسپورٹ جہازوں اور ٹینکوں کو تباہ کر کے اس سے حاصل شدہ لوہے کو کباڑ کے دام بیچا جاتا تھا' عام راستوں میں پھاٹک لگا کر عوام سے غنڈہ ٹیکس لیا جاتا اور آمدنی کا یہ ناجائز ذریعہ دن بدن ترقی کر رہا تھا۔

مسعود حکومت' کٹھ پتلی حکومت

اسلام دشمن بیرونی طاقتوں کی ناجائز مداخلت سے باہمی لڑائیوں میں تیزی آ رہی تھی۔ تعلیمی مراکز کو متحارب گروپوں نے اپنے مورچوں میں بدل دیا' ملک کی جوان نسل نے تعلیم کی جگہ بداخلاقی اور بے راہ روی کا راستہ اپنا لیا۔ وہ کیمونسٹ تنظیمیں جو جہاد کی وجہ سے بالکل نابود ہو چکی تھیں فضا سازگار دیکھتے ہوئے ایک بار پھر سرگرم عمل ہوئیں' افغانستان کے شمال میں کیمونسٹ دوستم کی طاقت دن بدن بڑھتی گئی یہ اس لئے کہ ایک دن ایک تنظیم ان کیمونسٹوں سے اتحاد کرتی تھی اور دوسرے دن دوسری تنظیم۔ اس بنا پر دوستم کو بے پناہ فوجی طاقت ملی۔ ملک کے ایک علاقے کو دوسرے علاقے کے خلاف اکسا کر ان میں دشمنی پیدا کی جاتی اور جھگڑے کی آگ پر مزید تیل چھڑکا جاتا تھا یہاں تک کہ بعض ضلعوں کے درمیان طویل مدت تک آمد و رفت اور خوراک کی اشیاء کی ترسیل کا سلسلہ بند ہو جاتا اور وہاں کے عوام کی کھیتی باڑی کو شدید نقصان پہنچتا اس طرح پورا ملک مکمل تباہی کے دہانے کھڑا کر دیا گیا۔

افغانستان کی قومی ایرلائن آریانا کو سمگلنگ اور ذاتی تجارت کیلئے استعمال کیا جاتا تھا اور اس ادارے کو فوجی مقاصد کیلئے استعمال کر کے اس کی آمدنی چند ظالموں کی جیبوں میں جاتی تھی' کفری طاقتوں کے ایماء پر افغانستان میں سیکولر نظام حکومت لانے کیلئے کوششیں تیزی کے ساتھ جاری تھیں تاکہ ہمیشہ کیلئے ملک میں کوئی اسلام اور جہاد کا نام زبان پر نہ لا سکے۔

ان کرب انگیز حالات کا علاج کس طرح کیا جاتا۔ ان حالات میں مجاہد قوم کے مصائب اپنے عروج پر پہنچ چکے تھے جو برداشت سے باہر ہو گئے تھے۔ مایوسی کی اندھیری گھٹاؤں نے پوری قوم کو اپنے گھیرے میں لے لیا تھا۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ نجات کے تمام راستے بند ہو گئے ہوں ظلم و تشدد اپنی انتہا پر تھا اس دوران مظلوم عوام کی توجہ ان لوگوں کی طرف ہوئی جنہوں نے شروع میں کیمونزم کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا تھا اور جو سب سے پہلے ہتھیار لے کر عملی جہاد کے میدان میں نکلے تھے۔ وہ لوگ علماء اور علوم شرعیہ کے طالب علم تھے افغانستان کی تاریخ میں مشکل حالات و مسائل کو ہمیشہ سے علماء کرام حل کرتے رہے ہیں اور علماء ہی نے قوم کی مشکل حالات میں رہنمائی کی ہے۔

مسلمان قوم سوال کرتی تھی کہ وہ دینی پیشوا اور علماء جو ہمیں امن و آشتی اور اسلامی عدل و انصاف کی خوشخبری دیتے تھے آج کیوں ہمیں ظالم لیٹروں اور بدمعاشوں سے نجات نہیں دلا رہے؟ یہ سوال عوام کی وہ آرزو تھی جسے اللہ رب العزت پر ایمان رکھنے والے اور اس کی رضا کو چاہنے والے بندے کبھی بھی رد نہیں کر سکتے۔

افغانستان کے مظلوم عوام کے مطالبوں کے جواب میں دینی مدارس کے طلباء نے ایک بار پھر اپنی کتابیں بند کر دیں اور مدرسوں کو چھوڑ کر فسادی عناصر کے خلاف میدان جہاد میں نکل آئے۔ شر اور فساد کے خلاف ان کی یہ تحریک علماء کرام کے شرعی فتوؤں سے شروع ہوئی اور اس طرح مسلمان قوم سے انہی کے بھائی اور بیٹے اسلامی تحریک طالبان کے نام سے جمع ہو کر ظلم و فساد کے خلاف متحرک ہوئے تاکہ اپنا خون دے کر افغانستان کے ستمدیدہ مسلمانوں کو ان ظالموں کے پنجوں سے اور قوم کو تباہ کن لڑائیوں سے نجات دلائیں اور افغانوں کی دیرینہ آرزو یعنی امن و آشتی کی فضا کو قائم کر کے دشمن عناصر کا صفایا کریں اور ملک کی سالمیت کو بحال کریں۔

طالبان کے ترقیاتی اقدامات

جب سے اسلامی تحریک طالبان معرض وجود میں آئی تو اس تحریک نے مفتوحہ علاقوں میں حکومتی اداروں کو منظم طور پر بحال کرنا شروع کر دیا۔ لسانی' قومی اور علاقائی تعصب سے بالاتر تمام اداروں میں علماء' دانشور اور دیندار اشخاص کی ذمہ داری لگائی اس طرح افغان دیندار عوام کی امیدوں کے مطابق شریعت مطہرہ کو نافذ کر کے شہداء کے وارثوں کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا ہر قسم کی عصبیت کا خاتمہ کیا' مال جان اور عزت و آبرو کو تحفظ دیا اور جہاد افغانستان کے وقار کو دوبارہ بحال کر کے مقدس جہاد کی آواز کو دوبارہ بلند

زادِ راہ

دعوت دین اور صبر

اِقتباس از "فی ظلال القرآن" مولف: سید قطب شہید

اسلامی دعوت اور راہ حق میں ہر قدم پر مشکلات کا سامنا ہوتا ہے' اور ہر ہر مرحلے پر مصائب منتظر ہوتے ہیں اس لئے صبر اس راہ کا بہترین زاد راہ ہے۔ نفس کی خواہشوں اور رغبتوں پر صبر' اس کی طمع اور لالچ پر صبر' اسکے ضعف اور کمزوری پر صبر اور اس کی جلد بازی پر صبر' اور لوگوں کی جہالتوں پر صبر' ان کے غلط تصورات پر صبر' ان کی کج فطرتی پر صبر' ان کی کج باطنی پر صبر' ان کی کج فہمی پر صبر' ان کے غرور اور ان کے حق سے گریز پر مبنی حیلے اور بہانوں پر صبر' باطل کے پھلنے پھولنے' سرکشی کے اٹھانے اور شر کے طاقتور ہونے پر صبر — بے یار و مددگار ہونے کے طویل اور پرصعوبت ہونے پر صبر' تنگی اور تکلیف میں آنے والے شیطانی وساوس پر صبر' رنج و غم' غصہ و طیش اور بے اعتمادی اور ناامیدی جیسے نفسیاتی امراض پر صبر' قدرت' نصرت غلبہ سہولت اور آسانی کے موقع پر ضبط نفس پر صبر' اور اسی موقع پر شکر الٰہی بجا لانا ہر تنگی اور فراخی میں اللہ کی رضا مد نظر رکھنا اور ہر معاملے میں اسی پر توکل کرنا اور اسی سے ڈرنا اور اسی کا تقویٰ اختیار کرنا!

اِن تمام امور پر صبر اور اُن تمام امور پر صبر جو سالک — راہ حق کے مسافر — کی راہ میں پیش آئیں اور جن کا کوئی احاطہ نہیں ہو سکتا' اور نہ ان تجربات کو اور ان کی تلخیوں کو الفاظ میں بیان کیا جا سکتا ہے' بلکہ راہ حق کا راہی خود ہی اس لذت کو محسوس کر سکتا ہے اور جان سکتا ہے!

(مرسلہ: محمد فیصل منصوری' کراچی)

کیا' ملک میں قانون شرعی کے نفاذ کا اعلان کیا گیا' ہر قسم کی بے راہ روی کی روک تھام کی گئی اور مظلوموں کی فریاد رسی کیلئے صوبوں اور تمام ضلعوں میں شرعی عدالتی نظام کو بحال کر کے وہاں پر بڑے علماء کی ذمہ داری لگا دی گئی' پولیس اور امن عامہ کے تمام ادارے نئے سرے سے منظم طور پر بحال کر کے عوام کے ساتھ ہر قسم کی بدسلوکی کی روک تھام کی گئی۔ تمام قومی املاک کی حفاظت کا بندوبست کر کے ان کی آمدنی کو بیت المال میں داخل کیا گیا۔ افغانستان کے کئی ہزار سال پر مبنی تاریخی ورثے کو دوبارہ جمع کیا گیا اور اس کی حفاظت کا معقول بندوبست کیا گیا۔ فیکٹریوں ہسپتالوں اور دوسرے اداروں کو از سر نو فعال بنایا گیا۔ شاہراہوں اور تمام راستوں سے غنڈہ ٹیکس لینے والے پھاٹکوں کو ہٹا کر ٹریفک کے نظام کو دن رات فعال کیا گیا۔ اسی طرح اسلامی تحریک کے جیالوں کا ایک اور بہتر اقدام یہ تھا کہ مفتوحہ علاقوں کو اسلام دشمن بیرونی عناصر کی ناجائز مداخلت سے پاک کیا مسلمانوں میں تمام تنظیمی' قومی اور لسانی عصبیت کا خاتمہ کر کے محبت و اخوت کی فضاء قائم کی۔

اسلامی امارت کا اعلان اور ملک کے تمام باشندوں کو ایک امیر کی اطاعت کے تحت متحد کیا۔ تمام نااہل افراد سے اسلحہ لے لیا گیا جس اسلحہ کی ضرورت تھی اسے جہادی امور میں لایا گیا اور بقیہ کو مکمل سروس ڈپوؤں میں محفوظ کر دیا گیا۔

طالبان اور تعلیمی میدان

اس طرح طالبان نے تعلیم کے میدان میں کام کا آغاز صفر سے کیا۔ تمام معاشی مشکلات کے باوجود تھوڑی مدت میں ملک کے اکثر علمی مراکز کا نئے سرے سے احیاء کیا گیا۔ وہ کڑیل نوجوان جن کے ہاتھ میں بندوق دے کر ان کے ذریعے لوٹ مار کی جاتی رہی اور انہیں ہر قسم کے اخلاقی فساد میں ملوث کیا گیا تھا ان نوجوانوں کو تعلیم اور اخلاق حاصل کرنے کیلئے تعلیم گاہوں میں بھیج دیا گیا' کابل' جلال آباد' قندھار اور ہرات کی یونیورسٹیوں کو دوبارہ فعال کیا گیا' صوبوں اور ضلعوں میں چھوٹے اور بڑے ہاسٹلوں والے مدارس کا قیام عمل میں لایا گیا' بچیوں کیلئے خصوصی طور پر مساجد میں تعلیم کا انتظام کیا گیا۔ آج کل اسلامی تحریک کے زیر اثر علاقوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبا کی تعداد دس لاکھ سے زائد ہے۔ ہر قسم کی منشیات پر پابندی لگا دی گئی افغانستان کی سرحدات پر واقع ہیروئین کے کارخانوں کو آگ لگا دی گئی اور چرس کی کاشت کی روک تھام کی گئی۔ حکومتی اداروں میں کام کرنے والوں پر سگریٹ نوشی ممنوع قرار دی گئی اور مزید کوشش کر رہے ہیں کہ پوست کی کاشت کو حکمت عملی کے ذریعے بالکل ختم کریں۔

طالبان اور شعبہ امر بالمعروف

مردوں عورت کا اختلاط ختم کر دیا گیا۔ سینما' تصویر اور بت سازی پر پابندی لگا دی گئی۔ اسلامی تحریک طالبان نے کامیابی کے ساتھ ہی کمیونزم کے باقی ماندہ ریشوں کو جڑ سے اکھیڑ دیا۔ مسلمانوں کے بڑے قاتل اور کمیونسٹوں کے آخری مشہور حلقہ بگوش ڈاکٹر نجیب اللہ کو اسلامی شریعت کی روشنی میں پھانسی پر چڑھا کر طالبان نے اپنی حقانیت کا عملی ثبوت پیش کیا۔ اسی طرح دوسرے بڑے کمیونسٹ دوستم کے خلاف جہاد شروع کر کے اور حالیہ دنوں میں اسے میدان جنگ میں زخمی کر کے شہداء کے وارثوں کے دل ٹھنڈے کر دیئے۔

ملک کے تمام باشندوں میں اخوت اور بھائی چارہ کی فضا کو قائم کر کے ہر علاقے کے مکینوں کو دوسرے علاقوں میں اپنے اناج بھیجنے کی اجازت دی گئی' زمینی ٹرانسپورٹ کے علاوہ افغانستان کی فضائی کمپنی آریانہ کو بھی فعال کیا گیا اور گزشتہ ۲۰ برس میں پہلی مرتبہ اسلامی تحریک ہی کر سکی کہ افغان حاجیوں کو باعزت طور پر حج کے فرائض کی انجام دہی کیلئے سہولیات فراہم کی گئیں۔ اسلامی امارت نے عشر اور زکوٰۃ کے اسلامی طریقے کا احیاء کر کے ملک کے تمام علاقوں میں بیت المال کی آمدنی کو بڑھایا۔ ملک میں ہر قسم کے فساد کو دور کرنے کیلئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ادارے کو فعال کیا گیا اور لاکھوں انسانوں پر عظیم الشان نبوی سنتوں کو زندہ کیا گیا۔

طالبان اور حدود شرعیہ

شرعی پردے کو عملاً نافذ کر دیا اور مساجد کی ظاہری اور معنوی تعمیر میں کوشش جاری ہے شرعی حدود کو احسن طریقے سے عملی طور پر نافذ کر کے آج تک الحمد للہ حدود' قصاص اور رجم کے تمام شرعی احکام پر عمل درآمد کیا گیا ہے۔ طالبان کی اسلامی تحریک نے افغانستان میں غیر مذہبی بنیادوں پر استوار سیکولر نظام حکومت کے قیام کی بیرونی کوششوں کو ناکام بنا دیا اور لوگوں خاص کر نوجوان نسل کی اسلامی شریعت کے ساتھ فکری و نظریاتی ہم آہنگی کے لئے جلال آباد' قندھار' ہرات' فراہ' نیمروز' غزنی' غور اور گردیز سمیت کئی شہروں میں صدائے شریعت کے نام سے مقامی ریڈیو اسٹیشن قائم کر دیئے' اس طرح کابل میں اسی نام کے تحت ایک فعال اور ملک گیر طاقتور ریڈیو کا قیام عمل میں لایا گیا جہاں سے دن رات معاشرے میں اسلامی اقدار کے فروغ کیلئے مختلف زبانوں میں پروگرام نشر کئے جا رہے ہیں۔ مرکزی اور صوبائی سطح پر اخبارات و جرائد کی چھپائی کے سلسلے شروع کئے گئے اور اس مقصد کیلئے صوبائی سطح پر خطیر رقم کے عوض کمپیوٹرائزڈ سسٹم اور جدید چھاپہ خانے بنائے گئے اور اس مقصد کیلئے صوبائی سطح پر کتب خانے کھولے گئے۔ عام اور جنگی قیدیوں کی اصلاح احوال کیلئے جیلوں میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا گیا۔

طالبان اور افغان معیشت

اسی طرح امارت اسلامیہ نے اپنے قیام کے مختصر عرصے میں معیشت میں بھی نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں چنانچہ اس سلسلے میں تنظیمی لڑائیوں کے دوران تباہ شدہ فیکٹریوں کو دوبارہ فعال بنانے کی کوششیں شروع کر دی گئیں افغان تباہ حال معیشت کی بحالی کیلئے طالبان کا سب سے بڑا کارنامہ افغانستان کے راستے بحر ہند تک ترکمانستان تیل اور گیس پائپ لائن بچھانے کا پروجیکٹ ہے جس پر عنقریب کام شروع کر دیا جائے گا۔ توقع ہے کہ اس سے افغان خزانہ کو کروڑوں ڈالر کی آمدنی حاصل ہو گی تیل اور گیس کی قومی کمپنی کا احیاء کر کے بیرونی ماہرین کی مدد سے مختلف علاقوں میں تیل اور گیس کے وسیع ذخائر دریافت کئے گئے ہیں جس میں بیرونی کمپنیوں نے بڑی دلچسپی لی ہے۔ بجلی کے شعبے میں طالبان نے صوبہ ہلمند کے مشہور زمانہ بجکی ڈیم کی تعمیر نو کر کے قندھار اور ہلمند کو بجلی کی ترسیل کا وسیع پروگرام شروع کر دیا ہے۔ نغلو اور سروبی کے ڈیموں کی بجلی کو کابل تک پہنچا دیا گیا اور تاریکی میں ڈوبے ہوئے کابل کو ایک بار پھر روشن کر دیا' دوسرے صوبوں میں بھی بجلی کی ترسیل کا پروگرام شروع کر دیا گیا ہے۔

معیشت کا دارومدار بینکوں پر ہوتا ہے اور امارات اسلامیہ نے بینکاری کا تمام نظام سودی لعنت سے پاک کر دیا ہے اور تاجروں کیلئے بہت سی سہولیات فراہم کی ہیں۔

اقوام متحدہ کا انصاف

اقوام متحدہ کی تنظیم اور اس کے ممبر ممالک امارات اسلامیہ کو اس ناقص بہانے کی بناء پر کہ امارت اسلامیہ کا قبضہ پورے ملک پر نہیں' تسلیم کرنے سے کترا رہے ہیں ہمارا موقف یہ ہے کہ ایک وقت تھا جب استاد ربانی کا اقتدار کابل شہر کے چند علاقوں تک محدود تھا اور آج کل ان کی حالت یہ ہے کہ تمام افغانستان میں ان کا کوئی ٹھکانہ نہیں اور نہ ہی جنگی گروپوں میں سے کوئی افسران کا حکم ماننے کیلئے تیار ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ کچھ عرصہ پہلے ربانی صاحب صوبہ تخار میں کہیں مہمان تھے کھانا کھانے کے بعد جب باہر نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کی گاڑی موجود نہیں۔ پوچھنے پر جواب ملتا ہے کہ گاڑی کو کسی چور نے اڑا لیا ہے معلوم ہوا کہ پروفیسر

صاحب کا اپنی گاڑی پر بھی تسلط نہیں اور نہ ہی اس کی حفاظت کر سکتا ہے۔ اسی طرح اگر اقوام متحدہ کا کوئی افسر ان سے ملاقات کا ارادہ ظاہر کرے تو جناب ربانی ملاقات کیلئے ایران یا تاجکستان چلے جاتے ہیں۔ اقوام متحدہ اس صورت حال کے باوجود ان کی حکومت تو قانونی قرار دیتی ہے حالانکہ امارت اسلامیہ طور خم سے لے کر تورغنڈی تک اور سپین بولدک سے لے کر اسلام قلعہ تک اور راہم سرحدوں' ہوائی اڈوں اور پانچ بڑے شہروں سمیت شمالی افغانستان میں قندوز اور ۔غلان پر اس کا جھنڈا لہرا رہا ہے لیکن اقوام متحدہ نے پھر بھی یہ رٹ لگا رکھی ہے کہ امارت اسلامیہ کی حکومت پورے ملک پر نہیں۔

بامیان کی ناکہ بندی' اصل حقائق

ایران نواز حزب وحدت نے جب صوبہ میدان کے ضلع جلریز اور صوبہ غزنی کے ضلع قرباغ کی طرف سے امارت اسلامیہ کے خلاف حملوں کا آغاز کیا اور امارت اسلامیہ نے صورت حال پر قابو پانے کیلئے ان علاقوں میں دفاعی لائینیں قائم کر دی اور اس سلسلے میں بعض زمینی راستوں کی نگرانی شروع کر دی تو دنیا والوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ طالبان نے بامیان کی اقتصادی ناکہ بندی کر دی ہے حالانکہ بامیان کے پل خمری سمنگان اور حیرتان کے زمینی راستے کھلے ہیں اور بامیان ایئرپورٹ پر روزانہ اسلحہ اور گولہ بارود سے لدے ہوئے درجنوں ایرانی طیارے اتر رہے تھے لیکن اقوام متحدہ اور اس کے پیشتر ارکان نے وادی غوربند کی ناکہ بندی کے خلاف کوئی آواز نہیں اٹھائی ۔ غوربند جو کہ بامیان پل خمری اور پروان کے درمیان ایک خوبصورت وادی اور آبادی کے لحاظ سے بامیان کے ۔ پیہ ہے عرصہ دراز سے زمینی اور فضائی محاصرے میں ہے غوربند والوں کا جرم یہ ہے کہ انہوں نے امارات اسلامیہ کی حمایت کر رکھی ہے اس لئے دنیا والوں نے ان کی آواز پر اپنے کان بند کر دیئے ہیں اسی طرح افغانستان کے شمال میں امارت اسلامیہ کے زیر قبضہ صوبوں کی اقتصادی ناکہ بندی کے خلاف دنیا کے کسی فورم پر کسی نے آواز نہیں اٹھائی۔

وقت کی کمی کے پیش نظر مندرجہ بالا مثالوں پر اکتفاء کیا گیا ورنہ درجنوں ایسی مثالیں ہیں جن سے امارت اسلامیہ کے خلاف اسلام دشمن طاقتوں کی سازشیں اور ناجائز پروپیگنڈے روز روشن کی طرح عیاں۔

ملک میں اسلامی امارت کے خلاف مفسد اور شرارت پیشہ گروہوں کے زہریلے پروپیگنڈے اور عالمی ذرائع ابلاغ کا منفی کردار کہاں تک درست اور حق بجانب ہے؟ ان کے کیا دلائل ہیں اور اس کے جواب میں ہم کیا کہتے ہیں۔

طالبان کے مخالف' اصلاً کون؟

ملک کے اندر صرف وہ حلقے اور افراد اسلامی امارت کے خلاف پروپیگنڈے کر رہے ہیں جو طالبان کی اسلامی تحریک کے ملک کے دو تہائی حصوں سے زیادہ حصے پر اسلامی شریعت کا نفاذ امن و امان کی بحالی اور نااہل لوگوں سے اسلحے کے جمع کرنے سے ان کے شخصی اور ذاتی ناجائز مفادات کو زک پہنچی ہے' بیرونی دنیا کا پروپیگنڈہ اپنے معاشی اور سیاسی مفادات کیلئے یا اسلامی نظام حکومت سے دشمنی کی بنا پر ان فسادی ٹولیوں کی پشت پناہی کیلئے کر رہے ہیں۔

آج جبکہ ان جاہ طلب عناصر کے ذاتی مفادات معاشرے کے معاشی اور سیاسی مفادات سے ٹکرا رہے ہیں اور ہر عقلمند ذاتی مفادات کے مقابلے میں اجتماعی مفادات کو ترجیح دیتا ہے' اس لئے بیرونی ذرائع ابلاغ کے پروپیگنڈے صحیح اور حق بجانب نہیں بلکہ ملک اور معاشرے کے مفادات کیلئے زہر قاتل ہیں یہ اور ان کے بیرونی پشت پناہی کرنے والے ممالک کہتے ہیں کہ طالبان تشدد کر رہے ہیں عورتوں کے حقوق کی پامالی کر رہے ہیں' عورتوں کو سر سے لے کر پاؤں تک پردہ کا حکم دیتے ہیں۔ عورتوں کو دفتر میں مردوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کی اجازت نہیں دیتے' لڑکیوں کو تعلیم سے روکتے ہیں' ٹی وی گانے بجانے اور تصویر کشی سے منع کرتے ہیں' لوگوں کو زبردستی نماز پڑھنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ لوگوں کو داڑھیاں رکھوائی جاتی ہیں تو ہم تشدد کے جواب میں کہتے ہیں کہ اسلامی تحریک طالبان نے ملک کو جن فساد پیشہ ڈاکو اور لیٹروں کے شر سے نجات دی ہے کمیونسٹوں کو سرکاری اداروں سے باہر نکال دیا تو وہی فساد پیشہ کمیونسٹ اور ان کے آقا آج کہتے ہیں کہ طالبان تشدد کر رہے ہیں حقیقت یہ ہے کہ ہم نے خدا کے سچے دین کو نافذ کر دیا ہے اور یہ ہماری مجاہد قوم کی چاہت اور دیرینہ آرزو تھی یہ مفاد پرست لوگ اللہ کے دین کو برداشت اس لئے نہیں کر سکتے کہ اس کے مبارک احکام ان کے ذاتی مفادات کو ٹھیس پہنچاتے ہیں۔

عورتوں کے حقوق کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ افغانستان کی عورتیں بھی مردوں کی طرح ایمان اور عقیدہ رکھتی ہیں اور شرعی احکام کی پابند ہیں ان کی زندگی کی تمام روایات ہمیشہ سے اسلامی اصولوں کے مطابق چلی آ رہی ہیں' وہ صرف اسی چیز کو اپنا حق سمجھتی ہیں جو اسلام نے انہیں دے رکھی ہیں اس لئے شرعی حجاب اور پردے کو یہ اپنا حق اور اپنے لئے عبادت سمجھتی ہیں۔ اپنے شوہر اور دینی محرم کے علاوہ نہ کسی سے میل جول رکھنے کو پسند کرتی ہیں اور نہ مخلوط نظام تعلیم کو قبول کرنے کیلئے وہ تیار ہیں۔

تنفیذ اسلام میں کسی کی پرواہ نہیں

ان دلائل کے ساتھ ہم اس کھلی حقیقت کا بھی اظہار بھی کرتے ہیں کہ ہم ضرور بالضرور اللہ کے مقدس دین کو اللہ کی زمین پر نافذ کریں گے اور اس مقصد کیلئے مردوں کے شانہ بشانہ ہماری ہزاروں بہنوں نے جہاد میں حصہ لیا اور کفر کے خلاف اپنی زندگیوں کی قربانی دی۔ لاکھوں بہنوں نے شرعی پردے کی حفاظت کیلئے ملک کو چھوڑا اور سخت حالات میں ہجرت کی۔ اپنے کڑیل جوانوں کو جہاد کے میدان میں اتارا اور قربان کیا تو آج پوری قوت کے ساتھ ہم یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ شرعی پردہ ہماری ماؤں بہنوں کے حقوق کی خلاف ورزی نہیں بلکہ ان کی دلی آرزو ہے۔ ان خواتین کو جو سرکاری دفتروں میں پہلے مجبوراً کام کرتی تھیں اسلامی امارت افغانستان تمام معاشی مشکلات کے باوجود گھر بیٹھے تنخواہیں دے رہی ہے اور صلہ رحمی کی یہ مثال دنیا میں اپنی مثال آپ ہے۔ چھوٹی بچیوں کی تعلیم ملک بھر کی مساجد میں نئی منصوبہ بندی سے شروع ہوئی ہے اور اسلامی امارت کوشش کر رہی ہے کہ اس منصوبے کو توسیع دے اور آہستہ آہستہ عورتوں کی تعلیم کیلئے زیادہ کوششیں کی جائیں۔

چند فضول اعتراضات

جہاں تک گانے باجے' ٹی وی' تصویر کشی نماز اور داڑھی رکھنے کی بات ہے تو جیسا کہ افغانستان کے مسلمان عوام نے سالہا سال جہاد کیا ہے اور بے شمار قربانیاں دی ہیں اور اسلامی شریعت کا نفاذ ان کی دلی آرزو رہی ہے تو آج اسلامی امارت نے اس دیرینہ آرزو کی تکمیل کرتے ہوئے اسلامی شریعت کا نفاذ کر رکھا ہے تو اس مقدس دین کی رو سے جو کام ناشائستہ ہیں ان کی ممانعت اور جو اچھے ہیں ان پر عمل کرانا امارت اسلامیہ کی اولین ترجیحات میں سے ہے۔

اس صورت حال میں امارت اسلامیہ افغانستان کی خواہش اپنے مسلمان بھائیوں سے یہ ہے کہ عالم اسلام کو درپیش چیلنجوں پر غور کرتے وقت سرزمین افغانستان پر مسلمانوں کی آرزوؤں کے مطابق قائم شدہ خلافت اسلامیہ کو یاد رکھیں۔ اب جبکہ بیس لاکھ شہداء کی بے مثال قربانیوں کے نتیجے میں اللہ کی زمین پر اللہ کے نظام کا قیام عمل میں لایا گیا ہے تو آپ دیکھ رہے ہیں کہ اسلام دشمن قوتیں اپنی شیطانی ریشہ دوانیوں کے ذریعے امارت اسلامیہ کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ چنانچہ اس مذموم مقصد کے حصول کیلئے انہوں نے اندرون ملک متعدد جنگی گروہوں کی بھرپور امداد دینی شروع کی ہے اور عالمی رائے عامہ کو گمراہ کرنے کیلئے اپنے تمام ذرائع ابلاغ کو منفی پروپیگنڈے کی

تشہیر کیلئے وقف کر دیا ہے۔ واضح اور بین حقائق کے باوجود بین الاقوامی فورموں میں افغان قوم کی نمائندگی ان کے اصل نمائندوں کے حوالہ نہیں کی جاتی بلکہ اس پر اب تک ظلم و جبر کے سابقہ کردار براجمان بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ بڑی آسانی سے امارت اسلامیہ کی حقانیت پر دلالت کرنے والے شواہد کی تہہ تک پہنچ سکتے ہیں اور اس سلسلے میں ہماری آرزو یہی ہے کہ آپ موجودہ دور کے حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی قابلیتوں اور صلاحیتوں کو امارت اسلامیہ کے پیغام کی تشہیر کیلئے بروئے کار لائیں اور افغان عوام کے مقدس جہاد کو نتیجہ خیز بنانے اور روئے زمین پر نظام عدل کے مستحکم قیام کیلئے ہمارا ہاتھ بٹائیے ہم آپ کو اطمینان دلاتے ہیں کہ ہم اس مقدس راستے میں مزید قربانیاں دینے کیلئے ہمہ وقت تیار ہیں۔

آخر میں مجھے افسوس اور دکھ کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ میں بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر اس اجتماع میں شرکت نہیں کر سکا۔ مندرجہ بالا سطور کو نہایت عجلت میں تحریر کر کے آپ کی خدمت میں روزانہ کر رہا ہوں ہو سکتا ہے تحریر و انشاء اور ادبی محاسن کے لحاظ سے اس میں کچھ خامیاں ہوں امید ہے آپ حضرات از راہ کرم چشم پوشی فرمائیں گے۔ اس امید کے ساتھ کہ عالم اسلام کے مسائل و مشکلات پر غور کرنے کیلئے مستقبل میں اور ایسے مفید اجتماعات منعقد کئے جائیں گے ان شاء اللہ مستقبل میں ایسے اجتماعات کے موقع پر آپ حضرات سے شرف ملاقات حاصل ہو جائے۔ والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

ملا امیر خان متقی

بقیہ : مکتوب کراچی

جب تک اندر کا انسان نہیں بدلتا شخصیت میں تبدیلی نہیں آسکتی' لوگوں کو بتایا جائے کہ تمہارا رب تم سے کیا چاہتا ہے اس عارضی دنیا کی چمک دمک کے اسیر مت بنو' تمہیں ہر حال میں اپنے رب کے پاس حاضر ہونا ہے۔ یہ بات اتنی واضح اور اتنی مبرہن ہے کہ تم رات دن اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔ تمہارے گھر سے جنازہ اٹھتا ہے اسے تم اپنے ہاتھوں سے دفن کر کے آتے ہو' پھر بھی یہ بات تمہاری سمجھ میں نہیں آتی کہ ایک دن ہمارا مقام بھی یہی ہو گا۔ جس مسافر کو تم قبرستان پہنچا کر آتے ہو وہ دنیا اور سامان دنیا کو یہیں چھوڑ گیا ہے' اس کے لئے اس کا زاد راہ وہ عمل ہے جو وہ کر گیا۔

دعوت رجوع الی القرآن ہی بھرپور تحریک معاشرے کو جگا دے گی۔ یہ زندہ کتاب ہے جو زندہ انسانوں کے لئے ہے۔ اس کے ذریعہ تاریکی دور ہو گی' ہمارے تمام مسائل کا واحد حل اس کی پیروی میں ہے' ہمارے تمام اختلافات کو دور کرنے کا واحد ذریعہ یہی ہے۔ آیئے مل کر اس رسی کو مضبوطی سے پکڑیں۔

درگاگرہ ضلع بونیر میں منعقدہ مبتدی تربیت گاہ میں شامل

ایک رفیق کے تاثرات

تنظیم اسلامی میں شامل ہوئے مجھے آٹھ ماہ ہوئے ہیں۔ اکثر و بیشتر میں دوسرے رفقاء تنظیم سے استفسار رہتا کہ بہت دعوت و تبلیغ ہو گئی اب نفاذ اسلام ہو جانا چاہئے' اس کے علاوہ احکام الٰہی اور سنت رسول ﷺ میں باہمی ربط اور نسبت و تناسب کے بارے میں مجھے ہمیشہ اشکال رہا۔ رفقائے تنظیم نے مجھے جلد از جلد مبتدی تربیت گاہ میں شرکت کرنے کا مشورہ دیا۔ بفضل خدا فروری ۹۸ء کو بمقام درگاگرہ ضلع بونیر میں مبتدی تربیت گاہ میں مجھے شرکت کا موقع ملا۔ یہ تربیت گاہ میری زندگی میں روشنی کا مینار' احکام الٰہی و تعلیمات رسول ﷺ کے حقائق کا دھماکہ اور انقلاب کا پیغام لے کر آئی۔ اس مبتدی تربیت گاہ کے بارے میں چند تاثرات ملاحظہ ہوں :

☆ صوم و صلوٰۃ' تلاوت قرآن اور چند مذہبی تہواروں کو جو دین سمجھ کر تاریکی میں وقت گزرا اس تاریکی سے کامل دین حق کی روشنیوں کی طرف راہنمائی ہوئی۔

☆ دین و دنیا کو جو ہم ایک دوسرے کی ضد سمجھ رہے تھے۔ علم میں آیا کہ یہ ایک ہی وحدت ہے۔

☆ اسلام کو چند مذہبی احکامات اور مسجد تک محدود کرنا جو آج کی سب سے بڑی گمراہی ہے حقیقتاً اسلام کی عالمگیر حیثیت اور پورے نظام زندگی پر غلبہ اس کا اصل جوہر ہے۔

☆ تعلیمات حق' ایمان باللہ والرسول' یوم آخر اور بالخصوص شفاعت کے بارے میں باطل نظریات' غلط فہمیاں' عمل صالح سے فرار اور بد عملی ہماری زندگی میں سرایت کر چکی ہے۔ اصل حقائق ایک سحر روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ ہمیں بہترین امت کس لئے اور کیوں کہا گیا ہے۔

☆ آج کے پرفتن دور میں دین حق بظاہر ناقابل عمل دکھائی دیتا ہے لیکن اس تربیت گاہ میں انکشاف ہوا کہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔

☆ فکر سے خالی تقاریر' وعظ و نصیحت اور دروس کا تجربہ اس سے پہلے بھی تھا جو محض ہماری معلومات میں اضافے کا باعث رہا لیکن اس تربیت گاہ میں ہر لیکچر' ہر کام' ہر قدم ایک عظیم فکر کلمۃ اللہ کی سربلندی' رضائے الٰہی اور فلاح آخرت سے وابستہ رہا' کسی بھی موقع پر کوئی ناشائستگی سامنے نہیں آئی۔

☆ خدا سے ناامیدی' اسباب سے امید اور ہندوانہ و باطل رسومات جس نے پوری انسانیت کا جینا حرام کیا ہے' سے نجات کی راہ اس تربیت گاہ میں معلوم ہوئی کہ اس دین مبین پر عمل پیرا ہو کر ہی دنیا و آخرت میں فلاح حاصل کر سکتے ہیں۔

☆ اس تربیت گاہ کے اساتذہ کرام جناب رحمت اللہ بٹر اور جناب حافظ اقبال صاحب کے لیکچر زدل و دماغ پر ہتھوڑے کی طرح موثر ثابت ہوئے۔

☆ بھرپور تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ یخ موسم کے نامساعد حالات اور انتظامی امور کی کمی بالکل ابتدائی طور پر ہمارے آرام پسند مزاج کو گراں گزری لیکن غلام اللہ خان حقانی صاحب اور بالخصوص امیر حلقہ سرحد میجر محمد صاحب کی شب و روز دوڑ دھوپ نے کہیں جھول آنے نہ دی۔ اسرہ سواڑی کے رفقاء میں محمد ایاز نقیب اسرہ سواڑی' محمد صدیق صاحب اور امیر زمان صاحب نے تمام تر انتظامی کاموں میں بھرپور جانی و مالی اعانت کی جس سے اس تربیت گاہ کو منعقد کرنا آسان ہوا۔ الغرض اس تربیت گاہ میں شرکت سے زندگی میں پہلی بار زندگی کا احساس اور مسلمان ہونے کا لطف حاصل ہوا اس لئے تمام رفقاء تنظیم اسلامی کی خدمت استدعا ہے کہ زیادہ سے زیادہ حضرات کو تربیت گاہ سے فیض یاب کرانے کے لئے جدوجہد کریں اور اگر ہم صحابہ کرامؓ کی طرح رات کے راہب اور دن کے مجاہد بنے تو وہ وقت دور نہیں کہ اللہ تعالیٰ حسب و نسب کے یہ باطل بت ہمارے پاؤں تلے روند ڈالے گا۔

☆ پٹھان روایات کو برقرار رکھتے ہوئے محترم رفیق حبیب علی از غالیگے اور ملتزم رفیق محمد صدیق از کبل سوات تربیت گاہ کے شرکاء کی دل جوئی کے لئے خصوصی طور پر آئے اور تقریباً ڈیڑھ دن قیام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے خلوص اور جذبوں کو اجر عظیم سے نوازے۔

☆ 21 احباب میں سے 7 نے تنظیم میں شمولیت اختیار کی جبکہ 19 رفقاء تربیت گاہ میں شریک رہے۔

(تحریر : فضل حکیم' نوشہرہ)

وحشی سرب انسانی جان کی قدر و قیمت سے نابلد ہیں

”کوسوو“ کی آزادی ناگزیر ہے

اخذ و ترجمہ : سردار اعوان

آج سے قبل البانیہ کا نام دنیا میں کم ہی سننے میں آتا رہا ہے جبکہ وہاں کے لوگوں کے بارے میں معلومات تو بالکل ہی نہ ہونے کے برابر ہیں۔ البانوی اصل میں قدیم الیریا (Illyria) کے باشندے ہیں۔ الیریکم (Illyricum) جو بحر ایڈریاٹک کے مشرقی ساحل پر واقع تھا' سلطنت روما کا سب سے بیش قیمت علاقہ تھا۔

سلطنت روما کے زوال اور چھٹی صدی میں اس علاقے میں سلاویوں (Slavs) کی آمد کے بعد "الیریائی" جنہیں اب البانوی کہا جاتا ہے اپنے پڑوسیوں کے ساتھ طویل عرصے سے زور آزمائی کر رہے ہیں' کوسوو (Kosovo) میں حالیہ کشیدگی اسی جدوجہد کا حصہ ہے۔

کوسوو سابق یوگوسلاویہ کا متنازعہ علاقہ ہے جس میں بیس لاکھ البانویوں پر جو کل آبادی کا ۹۰ فیصد ہیں' دولاکھ سرب جو سلاوو (Slav) نسل سے تعلق رکھتے ہیں حکمران بن بیٹھے ہیں۔

البانیہ اور اس کے اردگرد کے پانچ علاقوں یعنی کوسوو "سربیا" مقدونیہ' مانٹی گرو اور یونان میں البانیوں کی کل تعداد ستر لاکھ ہے۔ کوسوو میں رہنے والے البانوی' سربوں کی وحشت و بربریت کی وجہ سے مسلسل خوف و ہراس کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ابھی تین ہفتے قبل سرب پولیس اور نیم فوجی دستوں کے ہاتھوں ۸۰ البانوی ہلاک کئے گئے ہیں' لیکن تاحال امریکہ سمیت پوری عالمی برادری البانویوں کی کسمپرسی کا تماشہ دیکھ رہی ہے۔

کوسوو میں اگرچہ سربوں کو اسلحے اور فوج کے لحاظ سے برتری حاصل ہے اور اس کے علاوہ انہیں روس کی بھی مکمل پشت پناہی حاصل ہے لیکن طاقت کے بل پر کسی علاقے کے اصل باشندوں کو زیادہ عرصہ غلام بنائے رکھنا ناممکن ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ بالآخر وہاں کے عوام تنگ آ کر ظلم کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے جس سے یہ پورا علاقہ دوبارہ ۱۳-۱۹۱۲ کی بلقان کی جنگ کا نقشہ پیش کر سکتا ہے۔

عام طور پر کوسوو کا بوسنیا سے موازنہ کیا جاتا ہے کہ کسی علاقے کے عوام کو جبراً محکوم بنائے جانے کا کیا رد عمل ہوتا ہے لیکن کوسوو دو لحاظ سے بوسنیا سے مختلف ہے۔ یہاں لگ بھگ سارے البانوی ہیں جبکہ بوسنیا' سرب کروٹ اور مسلمان حصوں میں منقسم تھا۔ دوسرے کوسوو کے چاروں طرف پڑوس میں البانوی رہتے ہیں اور اگر بوسنیا کی طرح سربوں نے یہاں بھی نسل کشی کی مہم کا آغاز کیا تو پڑوسی البانوی کوسوو میں رہنے والے البانویوں کی مدد کرنے پر مجبور ہوں گے۔

بوسنیا میں سربوں کی وحشت و بربریت کم از کم اس علاقے تک محدود تھی لیکن کوسوو میں قتل عام شروع ہوا تو اس کا اثر لازماً اردگرد کے علاقے پر پڑے گا۔ اگرچہ کمیونسٹوں نے انہیں نصف صدی تک البانیہ میں رہنے والے بھائیوں سے جدا کئے رکھا ہے لیکن ان کے درمیان برادرانہ تعلقات اب بھی بہت قوی ہیں۔ ان کی زبان' قومی پرچم' ثقافت اور روایات سب ایک ہیں۔ حالانکہ مذہبی لحاظ سے ایک نہیں ہیں۔ ان میں کیتھولک' آرتھوڈکس اور مسلمان سب شامل ہیں' لیکن سب سے پہلے یہ اپنے آپ کو البانوی سمجھتے ہیں۔

یوگوسلاویہ کے اندر کوسوو کو جو خود مختاری دی گئی تھی سرب راہنما' سلوبودان ملوسوک نے ۱۹۸۹ء میں اسے ختم کر کے فوجی طاقت سے تمام سرکاری اداروں میں سربوں کی بالادستی قائم کر لی۔ کوسوو میں رہنے والے البانویوں نے یہ جانتے ہوئے کہ وحشی سربوں کے نزدیک انسانی جان کی کوئی قدر و قیمت نہیں' سربوں کی بالادستی کو قبول نہیں کیا اور اپنے الگ سکول اور ہسپتال قائم کر لئے۔

یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ بین الاقوامی برادری کس بنا پر یہ توقع کر رہی ہے کہ کوسوو کے البانوی باشندے سربوں کی حکمرانی میں امن و امان کی زندگی بسر کر سکتے ہیں جبکہ اس کے برعکس بوسنیا میں مٹھی بھر سربوں نے دنیا میں اپنا الگ تشخص اور قومی حکمرانی کا حق تسلیم کروا کر چھوڑا ہے۔ سربوں کا یہ دعویٰ بالکل مضحکہ خیز ہے کہ کوسوو سرب تہذیب و تمدن کی سرزمین ہے۔

کوسوو قیمتی دھاتوں' مثلاً سونے' چاندی' تانبے اور سکے کے علاوہ معدنی دولت سے مالا مال ہے اور اس پر صرف انہی لوگوں کا حق ہے جو قدیم زمانے سے وہاں رہ رہے ہیں۔ سرب غاصبوں کو کوسوو کا علاقہ ۱۹۱۳ء میں بڑی طاقتوں نے سازش کے طور پر البانیہ سے کاٹ کر دیا تھا تاکہ آئندہ اس سے بڑی پیش آنے والی جنگ میں جس کے پیش آنے میں بہرحال زیادہ وقت نہیں لگا تھا' انہیں سبقت حاصل رہے۔ سربیا والے اپنے جبر و استبداد کے جواز میں یہ بہانہ بھی تراشتے ہیں کہ کوسوو البانیہ کے ساتھ مل کر "گریٹر البانیہ" قائم کرے گا۔ حالانکہ اس وقت اگر کوسوو کے البانویوں کے ساتھ معاملہ طے کر لیا جائے تو وہ اپنا الگ آزاد علاقہ برقرار رکھنے پر راضی ہو جائیں گے ورنہ سربوں کی طرف سے ظلم و ستم میں جتنا اضافہ ہوگا اتنا ہی کوسوو کا البانیہ کے ساتھ اتحاد کا راستہ کھلتا چلا جائے گا۔

بین لاقوامی برادری آج دوبارہ پھر اسی منافقت کا مظاہرہ کر رہی ہے جس کا اس نے ۱۹۹۱ء میں یوگوسلاویہ کے حصے بخرے ہوتے وقت کیا تھا۔ سات سال کی خونریزی کے بعد بھی سلووی' کروٹ اور بوسنیائی الگ الگ ہی رہے۔

کیا یہ ضروری ہے کہ تباہی و بربادی کے بعد ہی البانویوں کی آزادی اور خود مختاری کا حق تسلیم کیا جائے۔ اگر اس خطے میں امن کا قیام مطلوب ہے تو البانوی قومیت کا مسئلہ مستقل طور پر طے ہونا چاہئے اور کوسوو کی آزادی اور خود مختاری اس طرح تسلیم کی جانی چاہئے جس طرح اس خطے میں دوسری قوموں کو حاصل ہے۔ (ڈان ۲۶/ مارچ)

دعوت رجوع الی القرآن کا نقیب، علوم و حکم قرآن کا پرچارک

ماہنامہ حکمت قرآن لاہور

جاری کردہ: ڈاکٹر رفیع الدین مرحوم (پی ایچ ڈی، ڈی لٹ)

زیر ادارت

ڈاکٹر اسرار احمد

کی مطبوعات

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

۳۶-کے ماڈل ٹاؤن لاہور

فون

۵۸۶۹۵۰۱-۳

ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم دوسروں کی غلطیاں تلاش کرتے ہیں

ایک گروپ کے لیڈر نے کہا کہ ان کے گروپ کی خواتین پر حملہ نظریہ پاکستان پر حملہ ہے

قوم کا ضمیر مرگیا ہے یا اس نے قیام پاکستان کے مقاصد سے منہ پھیر لیا ہے

از : نجیب صدیقی

۲۳/مارچ' اہل کراچی پر اس طرح گزرا کہ اس شہر نے ۲۶ تڑپتی ہوئی لاشیں دیکھیں' زخمیوں کی تعداد الگ ہے جن کے زخم آزادی کی پچاسویں سالگرہ کا استقبال کر رہے ہیں۔ مائیں بلک بلک کر رو رہی ہیں کہ ان کے سپوت' جوان سپوت' خاندان کے کفیل گولیوں کا نشانہ بن گئے۔ یہ کیسے سفاک لوگ ہیں جنہوں نے ایک باپ کے تین نوجوان بیٹوں کو گھر سے نکال کر گولی مار دی۔ وہ پوچھتے ہیں کہ ہمارا قصور کیا تھا' ہمیں کس جرم میں گولی کا نشانہ بنایا گیا' مارنے والے نقاب پوش تھے۔ اس طرح کے واقعات مسلسل ہو رہے ہیں' قانون نافذ کرنے والے ادارے منقار زیر پر ہیں۔ کیا یہ قربانیاں نسل در نسل چلیں گی' مرنے والوں کے دادا بھی آگ و خون کے دریا سے گزر کر آئے تھے' وہ سمجھ بیٹھے تھے کہ اب وہ امن کی وادی میں آ چکے ہیں' ان کی نسل آزادی کے ماحول میں پروان چڑھے گی۔ جس مقصد کے لئے یہ عظیم ہجرت ہوئی تھی وہ بروئے کار آئے گا' اس زمین پر انصاف کا بول بالا ہو گا' ہر شخص کے حقوق محفوظ ہوں گے' ہر شخص کو تحفظ ملے گا۔ یہ خواب چکنا چور ہو گیا' نہ کوئی گھر میں محفوظ ہے نہ بازار میں نہ سڑک پر چلتے ہوئے نہ بس میں سفر کرتے ہوئے۔ ایسا کیوں ہے؟

ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم دوسروں کی غلطیاں تلاش کرتے ہیں' کوئی واقعہ ہو گیا تو ہم اسے عالمی تناظر میں دیکھتے ہیں' پڑوسی ملک پر الزام لگاتے ہیں اور مطمئن ہو جاتے ہیں۔ فرقہ واریت اور دہشت گردی کیوں پھل پھول رہی ہے اس کے اسباب پر غور کرنے کے لئے ہمیں فرصت نہیں۔ اس کی ایک وجہ تو یہ بھی ہے کہ ارباب اقتدار کو کرسی پر بیٹھ جانے کے بعد یہ فکر دامن گیر ہوتی ہے کہ اسے کس طرح مضبوط کیا جائے' اس پر ہمیشہ کے لئے براجمان ہونے کی کیا تدبیر ہو سکتی ہے۔ یہ سوچ اس فکر کا نتیجہ ہے کہ عوام کو مسائل میں الجھا کر مصروف رکھا جائے' ان کی جذباتی وابستگی کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے۔ جو گروپس آپس میں نبرد آزما ہیں ان کے لئے ایسی تدابیر اختیار کی جائیں کہ وہ ہمیشہ آپس میں لڑتے رہیں اور حکومت کی چھتری کے نیچے آنے کے طلبگار رہیں۔

ان مذموم مقاصد کے لئے حکومت قانون نافذ کرنے والے اداروں سے کام لیتی ہے۔ وہ بھی ہماری طرح کے انسان ہیں حکومت کے مقاصد کو پورا کرتے ہوئے وہ کسی وقت بھی اپنی ذاتی منفعت کو الگ نہیں کرتے۔ کرپشن کی جڑیں ہیں جس کے برگ وبار پورے معاشرے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ حکومت کی جانب سے قانون کی حکمرانی کا چرچا کیا جاتا ہے۔ کسی نے کیا خوب مثال دی ہے کہ قانون مکڑی کا جالا ہے' کمزور پھنس جاتے ہیں اور زور آور اسے توڑ دیتے ہیں۔ مثال کنندہ اگر یہاں کے حالات دیکھ لیتا تو اسے اپنی رائے بدلنی پڑتی۔ یہاں قانون نے خود کو کرپشن کے حوالے کر دیا ہے۔ کرپشن کو عیب سمجھنے والے شاید اس ملک میں خال خال ہوں۔ اس لئے کہ ہر شخص جانتا ہے کہ اسے انصاف کسی سطح پر نہیں ملے گا' اِلا یہ کہ وہ ایسا راستہ اختیار کرے جس سے اس کا کام بن جائے۔ یہ بات ایک مسلمہ اصول کی طرح معاشرے میں پھیل گئی ہے۔ جس طرح بچے کے لئے ماں کی گود تحفظ کا مقام ہے اسی طرح جرائم پیشہ افراد کے لئے تھانے دارالامن بن گئے ہیں۔ صدر مملکت سے لے کر عام آدمی تک ہر کوئی اچھی طرح واقف ہے کہ وہاں کیا کچھ ہوتا ہے۔ اخبارات میں بڑے بڑے آرٹیکل چھپتے ہیں' تصویر کی زبان سے واقعات بیان کئے جاتے ہیں' عوام کی رائے اخبارات میں شہ سرخیوں کے ساتھ بھی چھپ جاتی ہے مگر تبدیلی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

حکمران اس کرپٹ نظام کو بدلنے کے لئے تیار نہیں ہیں' اس لئے کہ ان اداروں نے ان کا تحفظ کیا ہوا ہے اور وہ انہیں اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ذرا دقت نظر سے غور کیا جائے تو یہ بات واضح نظر آتی ہے کہ ان کے دل خدا خوفی سے خالی ہیں۔ وہ شاید بھول گئے ہیں کہ ہمیں ایک ایک لمحے کا حساب دینا ہو گا' اس سے مفر نہیں۔ آخرت کا عقیدہ ذہن کے کسی دور دراز گوشے میں ہو تو عمل کی دنیا میں اس کا کوئی ظہور نہیں ہوتا۔ "کلکم راع وکلکم مسئول" تو صرف کتاب کی زینت کے لئے ہے۔ اگر اس قول کو سچ جانا جاتا تو آج معاشرے کا رخ دوسرا ہوتا۔ ہمارا معاشرہ مادر پدر آزاد معاشرہ بن چکا ہے۔

انسانی قدروں کی پامالی کو کھیل تماشہ بنا لیا گیا ہے' دینی قدریں محض عقیدہ کی حیثیت رکھتی ہیں' انہیں عملی زندگی میں کوئی دخل نہیں۔ اسلامی تہذیب و تمدن ہمارا طرۂ امتیاز تھا اب وہ ہمارے لئے شرم کا باعث بن گیا ہے۔ علاقائی ثقافت کے نام پر بے حیائی کا طوفان ہمارے ملک میں داخل ہو گیا ہے۔ T.V نے طے کر لیا ہے کہ ہر نوجوان لڑکے اور لڑکی کو تھرکنے والا اور ناچنے والی بنا دیا جائے۔

23/ مارچ کے حوالے سے قائداعظم کے مزار پر خواتین کا جو اجتماع ہوا' قومی اخبارات نے اس کی جو منظر کشی کی ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہم سب تباہی کے دہانے تک پہنچ چکے ہیں۔ بے پردہ خواتین کے دو گروپ ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو گئے' ایک دوسرے کے کپڑے پھاڑ دیئے گئے' ڈنڈوں کا آزادانہ استعمال ہوا' ایک دوسرے پر سینڈلوں کی بارش کی گئی اور فحش گالیاں دی گئیں۔ مردوں کے سر شرم سے جھک گئے۔ ایک گروپ کے لیڈر نے بیان دیا ہے کہ ان کے گروپ کی خواتین پر حملہ نظریہ پاکستان پر حملہ ہے۔ گویا نظریہ پاکستان بے پردہ اور فحش گالیاں دینے والی خواتین سے وابستہ ہو گیا ہے۔ چشم فلک کو ایسا بھی دیکھنا تھا' کیا قوم کا ضمیر مر گیا ہے یا اس نے قیام پاکستان کے مقاصد سے منہ پھیر لیا ہے اور وہ اپنے ذاتی مفاد کے حصول میں لگ گئی ہے۔ یہ بات کہیں دبی زبان سے اور کہیں اونچی زبان سے سنی جا رہی ہے کہ جب یہی کچھ کرنا تھا تو تقسیم کی ضرورت کیا تھی؟

اسلام کی جو تصویر پاکستان کے حکمران اور عوام پیش کرتے ہیں اس پر دوسری قومیں خندہ زن ہیں۔ دراصل اسلام کے آفاقی تصور کی راہ میں یہ نام نہاد مسلمان حائل ہیں' ان کے کردار نے دوسری قوموں کو اسلام کو سمجھنے سے باز رکھا ہوا ہے۔ تبلیغ زبان سے نہیں کردار سے ہوتی ہے۔ جہاں قول و فعل کا تضاد ہو وہ آدمی بہروپیا ہوتا ہے۔ تعمیر کردار کے لئے واحد ذریعہ قرآن و سنت ہے۔ قرآن مجید کی بھرپور دعوت اٹھنی چاہئے۔ لوگوں کو قرآن کے انسان مطلوب کی طرف بلایا جائے۔ آخرت کے تصور کو اس قدر پختہ کر دیا جائے کہ یہ تصور ہی محرک بن جائے۔

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

محترم المقام جناب حافظ محمد عاکف سعید صاحب
السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ'

اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو عمر خضری عطا فرمائے۔ آمین

ملک میں فرقہ وارانہ دہشت گردی نے محب وطن حساس حضرات کو یقیناً شدید کرب و اضطراب میں مبتلا کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کی عملی خدمات کو داد تحسین دیتا ہوں کہ انہوں نے اس مسئلہ کے حل کے لئے قابل قدر خدمات انجام دیں مگر شرپسند اور سازشی عناصر نے ان کی مساعی جمیلہ کو کامیاب نہیں ہونے دیا۔ شیعہ سنی تنازعہ کے سلسلہ میں کئی خطاب فرمائے اور تنظیم نے کتب شائع کیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین! آج کل گھٹنے کی تکلیف کی وجہ سے دیار غیر میں قیام پذیر ہیں اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت عطا فرمائے۔

ندائے خلافت (۲۵/مارچ) میں "دہشت گردی کی ڈبل سواری" از مرزا ایوب بیگ صاحب کا فکر انگیز مضمون پڑھا' جس میں ان تمام حقائق کو بے نقاب کیا گیا ہے جو دہشت گردی کے انسداد میں رکاوٹ ہیں۔ دہشت گردی کی حالیہ لہر خصوصاً "سانحہ مومن پورہ" پر قومی اخبارات نے گزشتہ رونما ہونے والے واقعات کی نسبت بہت کچھ تحریر فرمایا مگر "اہل اقتدار" کی صحت پر اس کا قطعاً کوئی اثر نہیں ہوا ہے اور وہ کسی بھی جرأت مندانہ قدم اٹھانے سے اب تک گریز کر رہی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ کسی پس پردہ طاقت نے اس کے ہاتھ باندھ رکھے ہیں یا بزدلی کے سبب وہ اس دہشت گردی کو روکنے کا ارادہ ہی نہیں رکھتی اور حکمرانوں پر دہشت گردوں کی طرف سے کسی بڑی جوابی کارروائی کا "خوف" سوار ہو چکا ہے۔

سول حکومت کی ناکامی کے بعد ملک کی دوسری قوت "عدالت عالیہ" ہوتی ہے جو کسی قومی بحران یا مسئلہ پر اپنے طور پر مداخلت کرکے سلجھانے کی کوشش کرتی ہے' جیسے سابق چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے اس مسئلہ پر از خود تحقیق کا آغاز کیا تھا۔ مگر موجودہ عدالتی صورت حال میں ہماری عدالت عالیہ نے جس طرح سول حکومت کی خدمت کا حق ادا کیا ہے' اس کے بعد یہ سمجھنا کہ پاکستان کی عدالت عالیہ اب سول حکومت کی منشاء کے خلاف از خود کسی امر کا نوٹس لے گی خود فریبی ہے۔

قومی سلامتی کا سب سے بڑا ادارہ "فوج" ہے مگر اس نے اس مسئلہ سے اپنی زبان تک بند کر رکھی ہے اور اسے ملک کا داخلی معاملہ قرار دے کر کلیتاً لاتعلق نظر آتی ہے یا پھر ایک بار کسی سنہری موقع کی تلاش میں ہے کہ اقتدار پر قابض ہو سکے۔

جب عوام کو تحفظ دینے والے یہ تینوں ادارے ناکام یا بے بسی کا مظاہرہ کر رہے ہیں تو صرف ایک ہی ذات باقی رہ جاتی ہے جس پر انحصار کرکے اس کی بارگاہ میں فریاد کی جا سکتی ہے کہ یا اللہ! اب تو ہی اپنی قدرت کا جلال ظاہر فرما اور مظلوموں کی پکار سن اور ان کو اہل شر سے بچا۔ آمین!

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

والسلام

ظہور الحسن عفی عنہ
محلہ محب علی شاہ کمالیہ (نوبہ)

ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں

نعیم اختر عدنان

☆ کوئی اپنا کاروبار جتنا چاہے پھیلائے' قربانی تو آخر ہونی ہے۔ (پیر پگاڑا)
✪ مگر پیر صاحب! کھالیں کون جمع کرے گا۔ یہ بھی فرمائیں!!

☆ اسلامی نظام قائم کرنا چاہتے ہیں۔ (نواز شریف)
✪ مگر... "کیا کریں امریکہ نہیں مانتا!"

☆ جو مرضی کرلیں ڈبل سواری کی پابندی ختم نہیں کروں گا۔ (شہباز شریف)
✪ وزیر اعلیٰ پنجاب زندہ باد

☆ چوروں اور لٹیروں پر مشتمل عوامی اتحاد ملک میں تبدیلی نہیں لا سکتا۔ (عمران خان)
✪ ایسی حقیقت پسندانہ مگر "منفی" باتیں آپ جیسے نوآموز سیاست دان کو زیب نہیں دیتیں۔

☆ غلامی کا راستہ روکنے کے لئے خواتین کو میدان میں نکلنا ہوگا۔ (قاضی حسین احمد)
✪ اسلامی انقلاب کے لئے آخری چارۂ کار جماعت اسلامی کے پاس غالباً یہی رہ گیا ہے۔

☆ ایک وقت تھا کہ نواز شریف مجھے امام مہدی بھی ماننے کے لئے تیار تھے۔ (طاہر القادری)
✪ مگر یہ تو میں "عاجز" ہی تھا جس نے کسر نفسی سے کام لیا ورنہ...

☆ ان دنوں مالی حالات ٹھیک نہیں' لاہور پریس کلب کو عطیہ دینے سے فاروق لغاری کی معذرت
✪ قومی خزانہ تو "حلوائی کی دکان پر نانا جی کی فاتحہ" کے اصول کے تحت لٹایا جاتا ہے

☆ مسئلہ کشمیر پچاس برس میں طے نہیں ہوا اور نہ ہی مستقبل میں کوئی امید ہے۔ (واجپائی)
✪ "بت کدے میں برہمن کی پختہ زناری بھی دیکھ" والی بات ٹھیک ہی تو ہے

☆ پاکستان کالاباغ ڈیم تعمیر کرے' قرضہ ہم دیں گے۔ (ایشیائی ترقیاتی بینک)
✪ "باچا خان اینڈ کمپنی" کو کون راضی کرے گا؟

☆ سودی نظام اللہ سے جنگ ہے' حکومت اسے ختم کرے۔ (صدر رفیق تارڑ)
✪ صدر کے اس بیان پر وزیر اعظم صاحب کہہ سکتے ہیں' آواز نہیں آ رہی!

☆ اسامہ بن لادن کے خلاف امریکی کارروائی برداشت نہیں کریں گے۔ (افغان سفیر)
✪ اس لئے کہ "اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی"

☆ عوامی اتحاد کے اجلاس میں اب راج کرے گا "پروفیسر" کے نعرہ پر شدید تنقید
✪ اب پیپلز پارٹی والے "ست سری اکال' بے نظیر سرکار" کا نعرہ لگائیں۔

☆ مولانا عبدالستار نیازی نے نفاذ شریعت الٹی میٹم میں ۱۵/اپریل تک توسیع کر دی۔ (ایک خبر)
✪ ہمیں ڈر ہے کہ موٹر سائیکل پر ڈبل سواری کی پابندی کی طرح الٹی میٹم کی مدت میں توسیع ہوتی رہے گی۔

کاروانِ خلافت منزل بہ منزل

تنظیم اسلامی ضلع جنوبی کراچی کا ایک روزہ تربیتی پروگرام

تنظیم اسلامی کراچی ضلع جنوبی کے زیر اہتمام ایک روزہ تربیتی پروگرام ۱۴/مارچ عشاء سے ۱۵ مارچ عصر تک ہوا جس میں ۲۱/ رفقاء نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز بعد نماز عشاء مطالعہ حدیث سے ہوا۔ مدرس کے فرائض عبدالرحمٰن صاحب ہنگورہ نے ادا کئے۔ بعد ازاں رفقاء نے اجتماعی طور پر عشائیہ میں شرکت کی۔ کھانے کے بعد "موجودہ تحریکوں کا تنظیم اسلامی سے موازنہ" کے سلسلہ میں تبلیغی جماعت کے محاسن اور معائب پر روشنی ڈالی۔

اگلے روز رفقاء نے انفرادی سطح پر نوافل ادا کئے اور فجر کی جماعت تک تلاوت قرآن و ذکر میں مصروف رہے۔ بعد نماز فجر درس قرآن ہوا جس میں رفقاء کے علاوہ دیگر احباب نے بھی شرکت کی۔ مدرس کے فرائض عبدالرحمٰن صاحب نے ادا کئے۔ درس کے بعد رفقاء کو مسنون دعائیں یاد کرائی گئیں۔ اس کے بعد امیر تنظیم کراچی جنوبی نے رفقاء کے سامنے تجوید کی اہمیت بیان کی اور رفقاء پر زور دیا کہ وہ اپنے محلہ میں کسی استاد سے تجوید سیکھیں۔ ۹ بجے تین تین رفقاء کے چار گروپس بنائے گئے۔ اور انہیں ان رفقاء کے گھر بھیجا گیا جو بغیر کسی معذرت کے شریک پروگرام نہیں ہوئے۔ رابطہ میں آنے والے ۱۲ رفقاء میں چھ رفقاء فوری طور پر اس پروگرام میں شریک ہو گئے۔ قرآن اکیڈمی میں امیر محترم کے ۱۳ فروری کے خطاب جمعہ کا ویڈیو کیسٹ بعنوان "اقامت دین کی جدوجہد کرنے والی جماعت کے اوصاف" دیکھا۔ جس میں امیر محترم نے ہر مسلمان پر زور دیا کہ وہ کسی نہ کسی جماعت میں شامل ہو کر اقامت دین کا کام کرے، البتہ وہ دیکھے کہ وہ جماعت کن اوصاف کی حامل ہے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں چار اوصاف بیان کئے اول یہ کہ وہ جماعت اعلانیہ اور واضح طور پر پورے دین کو قائم کرنے کیلئے قائم کی گئی ہو۔ دوئم یہ کہ وہ نہایت منظم ہو اور اس کا سمع و طاعت پر مبنی ہو۔ سوئم یہ کہ اس کا طریقہ کار منہج نبویؐ سے مستنبط ہو اور چہارم یہ کہ اس جماعت کے افراد فرائض کے پابند ہوں، حرام سے اجتناب کرتے ہوں اور جو کہتے ہوں اس پر عمل پیرا ہوں۔

ظہرانہ اور نماز ظہر کے بعد رفقاء میں درس کی صلاحیت پیدا کرنے کے لئے ہر رفیق کی ذمہ داری لگائی گئی کہ وہ قرآن حکیم میں سے کسی بھی مقام کی تیاری کرے اور رفقاء کے اسے سامنے بیان کرے۔ اس سلسلہ میں جناب اسلم صاحب نے سورہ قیامہ پر درس دیا۔ اس پروگرام کے بعد مطالعہ لٹریچر کا پروگرام ہوا۔ جس میں امیر محترم کی کتاب "برصغیر پاک و ہند میں اسلام کے انقلابی فکر کی تجدید و تعمیل اور اُس سے انحراف کی راہیں" کا مطالعہ کیا۔ جناب نجم الحسن کا لیکچر کمپیوٹر اور ویڈیو پروجیکٹر کی مدد سے بزبان انگریزی "ربا" کے بارے میں ہوا۔ انہوں نے قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کی روشنی میں سود کی مذمت اور اس کے نقصانات بیان کئے۔ بین الاقوامی رپورٹوں اور اعداد و شمار کی روشنی میں اس لعنت کی تباہ کاریاں بیان کیں بعد ازاں سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم کا پروگرام ہوا جس میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی کا مطالعہ کیا گیا۔ آخر میں نماز عصر کے بعد عبدالرحمٰن نے ایک حدیث بیان کی دعا کے ساتھ ایک روزہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔ (مرتب : واحد علی رضوی)

جہلم میں دعوتی سرگرمیاں

راقم الحروف نے راجہ عرفان اختر صاحب کی دعوت پر ۲۰ مارچ کو ان کے آبائی گاؤں بڈھاڑ میں "دینی فرائض کا جامع تصور" کے موضوع پر نماز جمعہ سے قبل خطاب کیا۔ راقم نے کہا کہ ملک خداداد میں انتخاب کے ذریعے سے نظام اسلامی کا آنا سوکھے درخت سے سایہ کی تمنا رکھنے والی بات ہے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی صلاحیتیں انقلابی جدوجہد میں لگائیں۔ نماز جمعہ کے بعد نوجوانوں نے مزید بات سمجھنے کیلئے وقت مانگا۔ راقم نے امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کے کتابچے دینی فرائض کا جامع تصور اور التزام جماعت نوجوانوں میں تقسیم کئے۔ بعد ازاں سوال و جواب کی نشست ہوئی، حاضرین کی تعداد دو سو کے لگ بھگ تھی۔ مسجد کینال کالونی جہلم میں راقم نے قرآن مجید کے اہم مضامین بیان کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے جو ہفتہ میں دو دن سوموار اور جمعہ کو ہوتا ہے۔ ۲۳ مارچ کے پروگرام میں راقم نے کہا کہ ہمیں چاہئے کہ قرآن کو پڑھیں، سمجھیں، عمل کریں، دوسروں تک پہنچائیں اور قرآن کے دیئے ہوئے نظام کو قائم کرنے کیلئے جدوجہد کریں۔

(مرتب : محمد حسین)

تنظیم اسلامی حلقہ شمالی پنجاب کی سرگرمیاں

تنظیم اسلامی حلقہ شمالی پنجاب کے ناظم جناب شمس الحق اعوان کی خصوصی ہدایت پر تنظیم اسلامی حلقہ امارات (U.A.E) کے ناظم تربیت جناب مشتاق احمد اسرہ گوجر خان کے تین رفقاء کے ہمراہ ۲۲ مارچ کو دو روزہ دورہ پر پنڈی گھیپ پہنچے۔

نماز ظہر کے بعد تنظیم اسلامی پنڈی گھیپ کے دفتر میں پہلا دعوتی پروگرام ہوا۔ نماز عصر کے بعد مقامی اسرہ کی جانب سے ایک مظاہرہ کا پروگرام تھا جو دفتر سے شروع ہو کر شہر کی مرکزی جگہ کمیٹی چوک تک ہوا۔ اس مظاہرہ کی قیادت مہمان گرامی نے کی۔ راستے میں دو رفقاء نے ۲۵۰ ہینڈ بل تقسیم کئے۔ ہینڈ بل پر عنوان درج تھا "اب بھی نہ جاگے تو" یہ مظاہرہ کمیٹی چوک پر جا کر ختم ہوا۔

بعد ازاں کمیٹی چوک میں کارنر میٹنگ کے انداز میں مہمانان گرامی نے اس ہینڈ بل پر درج نکات کی تفصیلا وضاحت کی جس سے گزرنے والے لوگ بھی متوجہ ہوئے اور لوگوں کی خاصی تعداد جمع ہو گئی۔

جناب مشتاق احمد نے بھارتی حکومت کے عزائم، ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کے قرضے، دہشت گردی لسانی و صوبائی عصبیتیں، پختون خواہ کا مسئلہ جیسے موضوعات پر تقریر کی۔ انہوں نے واضح کیا کہ بذریعہ الیکشن اسلام نافذ کرنے کی کی دو کوششیں ہوئیں جو کہ دونوں ناکام رہیں۔ یہ دونوں مثالیں الجزائر اور ترکی کی ہے جبکہ بذریعہ انقلاب تین کوششیں ہوئیں اور تینوں کامیاب رہیں۔ یہ ممالک سوڈان، ایران، اور افغانستان ہیں۔ اس سنت نبویؐ پر چل کر ہم اپنی منزل حاصل کر سکتے ہیں جس کیلئے ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں۔ تاکہ ملک و ملت دوبارہ عظمت و عزت سے ہمکنار ہو سکے۔ (رپورٹ : محمد عارف)

تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب شرقی کا علامہ اقبال ٹاؤن میں دو روزہ پروگرام

تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب شرقی کے زیر اہتمام دو روزہ پروگرام لاہور جنوبی کے علاقے علامہ اقبال ٹاؤن میں منعقد ہوا۔ اس دو روزہ پروگرام میں تربیتی کے علاوہ دعوتی پروگرام ہوا جس میں ٹی بورڈ اور لاؤڈ سپیکر کے ذریعے علاقے میں تنظیم کا پیغام پہنچایا گیا۔ علاقے کے معروف چوکوں میں مختلف رفقاء نے پندرہ پندرہ منٹ دعوتی کے خطاب کئے۔ اس پروگرام میں فری دعوتی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا، قیادت لاہور جنوبی کے امیر مولانا غازی محمد وقاص نے کی۔

تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب شرقی کے زیر اہتمام دو روزہ پروگرام میں اُسرہ لاہور شرقی نمبر ۲ کے نقیب حافظ رشید ارشد خطاب کر رہے ہیں جبکہ ان کے ہمراہ لاہور جنوبی کے امیر غازی محمد وقاص کھڑے ہیں۔

تنظیم اسلامی کراچی کے رفقاء کا حیدر آباد میں دو روزہ پروگرام

علامہ اقبال نے فرمایا تھا ع "اڑائے کچھ ورق لالے نے کچھ نرگس نے کچھ گل نے - چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے داستاں میری"۔ یہی حال آج کل دین کا ہو چکا ہے۔ کچھ جماعتیں ایسی ہیں جنہوں نے محض دعوت و تبلیغ کا کام جاری رکھا ہوا ہے اور وہ اسے مکمل دین کے طور پر پیش کر رہی ہیں جبکہ کچھ جماعتیں ایک ہی جست میں قتال کے مرحلے کو پہنچ گئی ہیں۔ درمیان والے سارے مراحل یعنی دعوت' تنظیم اور تربیت کی طرف توجہ کم ہی ہے۔ دوسری طرف قتال کے مرحلے ہی کو جہاد فی سبیل اللہ کا نام دے رہی ہیں۔ حالانکہ دین کی دعوت سے اس کی اقامت تک کی ساری جدوجہد کے مراحل سے گزرنا لازمی ہے۔ اس میں بھی ایک فطری تدریج ہونی چاہئے نفس کو اللہ کی بندگی کا خوگر بنائیں' گھر' دوست و احباب اور عزیز و اقارب کو اللہ کی بندگی کی دعوت دیں' اپنے ملک میں اقامت دین کے مرحلے کو عبور کریں اس کے بعد اغیار سے قتال فی سبیل اللہ کا مرحلہ آتا ہے۔

الحمدللہ تنظیم اسلامی نے اسوہ حسنہ کی روشنی میں انقلاب کے جتنے مراحل مستنبط کئے ہیں انہی پر عمل پیرا ہے۔ تنظیم بیک وقت دعوت و تنظیم اور تربیت کے مراحل سے گزر رہی ہے۔ رفقاء کو تربیت کے لئے دو روزہ' سہ روزہ مختلف پروگراموں کی صورت میں شہروں میں لے جایا جاتا ہے۔ اسی قسم کا ایک دو روزہ دعوتی اور تربیتی پروگرام ۲۲ اور ۲۳/ مارچ کو ہوا جس کے لئے ۳۰ رفقاء نے حیدر آباد کے لئے سفر کا آغاز کیا۔ حیدر آباد کی جامع مسجد توحید پہنچنے پر رفقاء کی چائے سے تواضع کی گئی۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق سب سے پہلے امیر تنظیم اسلامی کراچی ضلع وسطی نمبر ۲ جلال الدین اکبر نے سورۃ الحجرات کی آخری آیات کا درس دیا۔ انہوں نے رفقاء کو دعوت فکر دی کہ وہ اپنی ایمانی کیفیت کا جائزہ لیں۔ ظاہر ہے کہ اس کیفیت کا جائزہ خارج میں اللہ کے دین کی سربلندی کے مقصد سے وابستگی کے ذریعہ ہی لیا جا سکتا ہے۔ راقم کو مطالعہ لٹریچر کی ذمہ داری دی گئی۔ "جہاد بالقرآن کے پانچ محاذ" کے حوالے سے رفقاء کو قرآن سے اپنے تعلق کے جائزے کی دعوت دی گئی۔ بعد ازاں راقم نے رفقاء سے اس سلسلے میں دیگر اسباب پر گفتگو کی دعوت دی گئی۔ نماز ظہر اور کھانے کے وقفے کے بعد رفقاء کا باہمی تعارف ہوا۔ سہ پہر کو رفقاء شام کے دعوتی پروگرام کی تشہیر کے لئے نکلے۔ میگا فون اور گاڑی میں نصب لاؤڈ سپیکر کے ذریعے لوگوں کو حیدر آباد کاٹن اینڈ آئل ملز میں بعد نماز مغرب جلسہ عام میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ جناب عابد جاوید خان' امیر تنظیم اسلامی غربی کراچی نے سورۃ العصر کے حوالے سے شرائط نجات' بندگی رب کے تقاضے اور ملک میں جاری اللہ سے سرکشی والے نظام کی موجودگی میں اقامت دین کی جدوجہد کے فرض عین ہونے کے بارے میں لوگوں کو بتایا اور تنظیم اسلامی کے لٹریچر کو پڑھنے اور اس کے نتیجے میں انشراح صدر ہونے کی صورت میں اس میں شمولیت کی دعوت دی۔ تقریباً ۲۰ احباب سمیت کل ۹۰ افراد نے اجتماع میں شرکت کی۔ یہ پروگرام نماز عشاء تک جاری رہا۔ صبح ساڑھے چار بجے رفقاء کو بیدار کیا گیا جس کے بعد رفقاء انفرادی نوافل میں مشغول ہو گئے۔ راقم نے نماز فجر کے بعد مطالعہ حدیث کا پروگرام کیا۔ دنیا کی حقیقت اور مومن کا اس کے حوالے سے کیا رویہ ہونا چاہئے کے موضوع پر احادیث کے آئینے میں روشنی ڈالی گئی۔ ناشتے کے بعد جلال الدین اکبر نے سورۃ الواقعہ کی روشنی میں اعمال کے مطابق جزا و سزا کا تذکرہ تفصیل کے ساتھ کیا۔ اس کے بعد تنظیم اسلامی کراچی ضلع وسطی نمبر ۲ کے ناظم عارف سبحان صاحب نے سورۃ المومنون پر مذاکرہ کروایا۔ تمام رفقاء نے اس مذاکرہ میں حصہ لیا اور نمازوں میں خشوع و خضوع کے لوازم اور ان کی حفاظت کے ضمن میں احتیاطوں پر گفتگو کی۔ امیر حلقہ سندھ و بلوچستان محمد نسیم الدین نے رفقاء کے دس بنیادی اوصاف کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا۔ نماز ظہر اور کھانے کے بعد یہ قافلہ حیدر آباد کے مختلف چوکوں پر تقاریر کرتا ہوا واپس روانہ ہوا۔ اس پروگرام کے دوران حیدر آباد کے رفقاء جناب محمد حنیف اور محمد فضل صاحبان نے رفقاء کے کھانے پینے اور آرام کا خصوصی خیال رکھا۔ عبدالقادر بھی اپنی بیماری کے باوجود وقتاً فوقتاً آتے رہے۔ رفیق محترم جناب محمد قاسم کولاچی' محمد طارق اور محمد عمران خان نے رفقاء کے لئے کھانے اور چائے کا انتظام کیا۔ (رپورٹ : محمد سمیع)

اُسرہ ملک پورہ اور دفتر تنظیم اسلامی ایبٹ آباد کا قیام

ماہ رمضان المبارک کے دوران ملک پورہ میں ملتزم رفیق تنظیم اسلامی عبدالجلیل کے گھر میں وی سی آر کے ذریعہ امیر تنظیم اسلامی جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا دورۂ ترجمۂ القرآن دکھانے کا اہتمام کیا گیا۔ الحمدللہ دوران پروگرام رمضان کے اخیر عشرہ میں بصیر احمد' سردار محمد ثاقب' طاہر محمود' طاہر علی ایڈووکیٹ' طارق محمود اور توقیر احمد نے عبدالجلیل صاحب کے ہاتھ تنظیم میں شمولیت کی بیعت کی۔ بعد ازاں ان رفقاء نے عیدالفطر کے بعد امیر محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد کے ہاتھ پر تجدید بیعت کی۔ ان نئے رفقاء کی کوششوں سے ایبٹ آباد میں تنظیم اسلامی کے دفتر کا قیام ہوا۔ جس کا افتتاح جناب شمس الحق اعوان' ناظم حلقہ شمالی پنجاب نے کیا۔ ناظم حلقہ نے (۳) اسرہ جات قائم کئے ذوالفقار علی کو نقیب اعلیٰ کے فرائض سونپے گئے جبکہ نقیب اُسرہ ایبٹ آباد شہر ملک پورہ عبدالجلیل صاحب' نائب نقیب اُسرہ منڈیاں طاہر عرفان صاحب اور نصیر احمد صاحب کو نائب نقیب ٹھنڈیانی مقرر کیا گیا۔ (رپورٹ : بصیر احمد)

ضرورت رشتہ

دینی مزاج رکھنے والے پنجابی خاندان کی ۲۶ سالہ' اعلیٰ تعلیم یافتہ لڑکی کیلئے مناسب رشتہ درکار ہے۔

رابطہ : سردار اعوان' معرفت ندائے خلافت

- ایک مسلمان کی انفرادی و اجتماعی ذمہ داریاں کون کونسی ہیں؟
- دعوت و تبلیغ اور غلبہ دین کی جدوجہد اضافی نیکی کے کام ہیں یا بنیادی فرائض میں شامل ہیں؟

ان موضوعات پر ایک مختصر لیکن نہایت جامع کتابچہ

دینی فرائض کا جامع تصور

از : **ڈاکٹر اسرار احمد**' امیر تنظیم اسلامی

مجلد پیپر بیک' صفحات 40' قیمت : اشاعت خاص 10 روپے' اشاعت عام 6 روپے

شائع کردہ : **مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن**

قرآن اکیڈمی 36۔ کے' ماڈل ٹاؤن لاہور

ضروری اطلاع

قارئین نوٹ فرما لیں کہ عید الاضحیٰ کی تعطیلات کے باعث سے "ندائے خلافت" کا اگلا شمارہ شائع نہیں ہو گا۔ (ادارہ)

خراج عقیدت

ترکی میں احیائے دین کی نورسی تحریک کے بانی بدیع الزمان نورسی بہت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ مشتبہ امور سے کلیتاً اجتناب کرتے اور اس باب میں رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد پر عمل کرتے کہ "اگر تمہیں کسی معاملے میں کوئی اشتباہ پیدا ہو تو اس چیز کو چھوڑ دو اور وہ کام کرو جو شک و شبہ سے پاک ہو"۔ چنانچہ جب بھی کسی بے ڈھب اور خطرناک صورتحال سے دوچار ہوتے تو رہنمائی حاصل کرنے کے لئے قرآن مجید اور احادیث رسول ﷺ کی طرف رجوع کرتے۔ مشتبہ غذا سے اجتناب کرنے میں بڑا اہتمام کرتے تھے۔ معمول تھا کہ اپنا کچھ کھانا چیونٹیوں کو ضرور ڈالتے۔ جب وجہ دریافت کی گئی تو کہا : "یہ خراج عقیدت ہے جو میں اس ننھی سی مخلوق کو اس کی حیرت انگیز تنظیم اور جمہوری روح کی بنا پر پیش کرتا ہوں"۔

(مرسلہ : محبوب اے خان' لاہور)

ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور
سی پی ایل نمبر: 127
جلد ۷، شمارہ ۱۳
سالانہ زر تعاون -/۱۲۵ روپے

پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چوہدری
مطبع: مکتبہ جدید پریس۔ ریلوے روڈ، لاہور
مقام اشاعت: ۳۶۔کے، ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: ۰۴۲-۵۸۶۹۵۰۱

معاونین برائے مدیر:
○ مرزا ایوب بیگ ○ نعیم اختر عدنان
○ سردار اعوان ○ فرقان دانش خان
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

مسلم اُمہ۔ خبروں کے آئینے میں (انتخاب: مرزا ندیم بیگ)

فرانس میں سالانہ تیس ہزار لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں

فرانس کے روزنامہ "دی ڈیلی" کی رپورٹ کے مطابق سالانہ تقریباً ۳۰،۰۰۰ فرانسیسی شہری مسلمان ہو رہے ہیں۔ اخبار کی رپورٹ کے مطابق اسلام قبول کرنے والوں میں تمام شعبہ ہائے زندگی سے متعلق لوگ شامل ہیں جن میں اراکین پارلیمنٹ، ڈاکٹرز، انجینئرز، نوجوان اور عام مزدور بھی شامل ہیں، جبکہ یہودیت قبول کرنے کی تعداد ۳۰۰ افراد سالانہ ہے۔ اسلام قبول کرنے والوں میں فرانسیسیوں کی تعداد پورے یورپ میں سب سے زیادہ ہے۔

ترکی: اسلامی شعائر پر پابندی، فوج اور حکومت کا اجلاس

ترکی میں اسلامی شعائر کو ختم کرنے کے لئے گزشتہ دنوں ترک حکومت اور فوج کے درمیان دو گھنٹے پر محیط ایک اجلاس ہوا۔ اس موقع پر ان تجاویز پر غور ہوا کہ اسلامی لباس پر پابندی کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سزائیں دی جائیں، اسلامی تنظیموں سے وابستہ ملازمین کی بڑھتی ہوئی تعداد، مساجد کی تعمیر پر پابندی اور اسلامی اداروں کا خاتمہ کیا جائے۔ مذکورہ اجلاس میں یہ تجاویز بھی سامنے آئیں کہ حجاب اور دیگر اسلامی قسم کا لباس پہننے والی خواتین کو سزا کے طور پر ایک سال جیل میں رکھا جائے اور اس کے ساتھ چار سو ڈالر جرمانہ بھی وصول کیا جائے۔ حکومت کی جانب سے ان تجاویز پر تیار کردہ مسودہ عنقریب منظوری کے لئے پارلیمنٹ میں پیش کر دیا جائے گا۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق ترک حکومت نے ملک میں مساجد کی تعمیر پر پابندی عائد کر دی ہے۔

ملائشیا میں ہندو مسلم فسادات

ملائشیا کی شمالی ریاست پینانگ میں مسجد کے قریب واقع نصف صدی پرانے مندر کی غیر قانونی توسیع پر ہندو مسلم فسادات شروع ہو گئے، تاہم پولیس نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے فریقین کے تقریباً ۹۴ افراد کو گرفتار کر لیا۔ تفصیلات کے مطابق ریاست پینانگ میں واقع مسجد "راوا" کے قریب ہندوؤں نے پچاس برس پرانے مندر کے کھنڈر کی نشاندہی کرتے ہوئے حکومت اور زمین کے مالک کی اجازت کے بغیر مندر کی تعمیر و توسیع کا کام دوبارہ شروع کر دیا جس پر مسلمان مشتعل ہو گئے اور جھڑپیں شروع ہو گئیں۔ ابھی چند افراد زخمی ہوئے تھے کہ پولیس نے موقع پر بروقت پہنچ کر مظاہرین کو منتشر کر دیا اور قریباً ۹۴ افراد کو گرفتار کر لیا۔

قبرص میں پہلی اسلامی پارٹی کا قیام

ترکی کے زیر اثر قبرص میں پہلی اسلامی پارٹی کا قیام عمل میں آیا ہے جس نے اپنے تین نکاتی ایجنڈے کا اعلان کیا ہے۔ منشور کے مطابق عورتوں اور مردوں کا الگ الگ دائرہ کار، اسلامی سزاؤں کا نفاذ اور معصوم لوگوں کو تحفظ دینا ہے۔

جنوبی افریقہ میں اسلام کی اشاعت

جنوبی افریقہ میں مسلم کمیونٹی اپنی بنیادیں مضبوط بنانے میں کامیاب ہو چکی ہے۔ اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ ساؤتھ افریقہ میں ۲۵۰ تعلیمی ادارے نوجوان نسل کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کروانے میں سرگرم عمل ہیں۔ ان تعلیمی اداروں کے علاوہ یہاں پر ۴۰۸ مساجد اور ۴۸۶ تبلیغی سوسائٹیاں اسلام کی تعلیمات کو پھیلانے کے لئے کوشاں ہیں۔ یہ بات ورلڈ ایسوسی ایشن آف مسلم یوتھ ساؤتھ افریقہ کے نمائندے محمد فہد شونارا نے بتائی۔

چینی زبان میں پہلا اسلامی انسائیکلوپیڈیا

چین میں ۱۸ جلدوں پر مشتمل پہلا اسلامی انسائیکلوپیڈیا شائع ہوا ہے جس میں دین اسلام کے ہر گوشے سے متعلق تفصیلی معلومات دی گئی ہیں۔ ایک باب چینی مسلمانوں کی ثقافتی اقدار کے ضمن میں بھی شامل ہے۔ اس انسائیکلوپیڈیا میں ۳۰۰ موضوعات شامل ہیں، اسکے علاوہ تاریخ اسلام اور اسلامی ملکوں کے نقشے اور تفصیلات موجود ہیں۔ علاوہ ازیں اس میں شماریاتی تجزیئے اور رنگین تصاویر بھی شامل ہیں۔

فلپائنی عوام اسلام کی طرف راغب ہو رہے ہیں

فلپائنی ذرائع ابلاغ کے مطابق فلپائنی عوام ایک بار پھر اسلام کی طرف راغب ہو رہے ہیں۔ واضح رہے کہ ہسپانوی حملہ آوروں کی آمد سے قبل فلپائنیوں کی اکثریت اسلام کی طرف راغب ہو چکی تھی۔ تاہم سپین میں عیسائیت کے غلبے کے بعد عیسائی حملہ آوروں نے سپین کے ساتھ ساتھ فلپائن کے مسلمانوں اور اسلامی مدرسوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا، مگر اب فلپائن میں مسلمانوں کی تبلیغی سرگرمیوں کے باعث عوام میں دین اسلام ایک بار پھر مقبول ہو رہا ہے۔

اسامہ بن لادن کا فتویٰ: امریکیوں میں خوف و ہراس

امریکہ کو مطلوب عرب مجاہد اسامہ بن لادن کا فتویٰ جاری ہونے کے بعد خصوصاً پاکستان میں امریکی عمارتوں اور سفارتکاروں کے ساتھ ساتھ عام امریکیوں کی حفاظت کے انتظامات سخت کر دیئے گئے ہیں۔ اسامہ بن لادن نے امریکیوں کے قتل عام کا فتویٰ جاری کر کے دنیا بھر میں مقیم اپنے تیس ہزار سے زیادہ پیروکاروں کو اس کی نقول بھجوا دی ہیں۔ یہ افراد فوجی، سیاسی، معاشی، ثقافتی اور دیگر محاذوں پر امریکہ کے خلاف برسر پیکار ہیں۔ فتویٰ کے بعد پشاور میں امریکی قونصلیٹ کو چاروں طرف سے بند کر دیا گیا ہے، کوئی امریکی نہ تو بازاروں میں گھومتا پھرتا نظر آتا ہے اور نہ ہی پشاور کا رخ کرتا ہے۔ زیادہ تر امریکی پشاور سے اسلام آباد اور دیگر محفوظ مقامات پر منتقل ہو رہے ہیں۔ امریکن قونصلیٹ کی طرف جانے والے تمام راستوں کو دن کے وقت کنکریٹ کی سلیبوں اور رات کو ٹرک ترچھے کھڑے کر کے بند کر دیا جاتا ہے۔